CMYK

معاون بانی: مرحوم سالار احمد اعجاز

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
آپ کا اخبار سچائی کے ساتھ

روزنامہ آج کا انقلاب

Aaj Ka Inqalab

Postal Register No:- KA/SK/SMG/1276/2025-2027

A Unique Regional Urdu Paper Publishing From SHIMOGA, Chitradurga, Chikmagalore, Davangere, Haveri, Karwar, Bangalore.

Editor: Mudasir Ahmed | صفحات:۔ 6 | ۳ رمضان المبارک۔ ۱۴۴۷ھ | ہفتہ ۲۱ فروری ۲۰۲۶ | ماہانہ 100 روپے .Rs.4.00, | Shimoga | Vol:- 12/ Issue:-215 | Saturday 21th February 2026

شیواجی جینتی پر ایم پی، حیدرآباد اور کرناٹک میں کشیدگی

باگل کوٹ میں جلوس پر پتھراؤ کا الزام، عنبرپیٹ میں مسجد کے قریب نعرے بازی کا دعویٰ، سیہوار میں آرتی نماز ایک ہی وقت ادا کرنے پر ہنگامہ

بنگلورو:۔ملک کے مختلف حصوں میں 19 فروری کو چھترپتی شیواجی مہاراج کی جینتی منائی گئی۔تاہم اس موقع پر کرناٹک کے شہر بگلکوٹ اور تلنگانہ کے دارالحکومت حیدرآباد میں بعض مقامات پر کشیدگی کے واقعات پیش آئے، جس کے بعد پولیس کو حالات پر قابو پانے کیلئے فوری کارروائی کرنی پڑی۔ ریاست کرناٹک کے شہر بگلکوٹ میں شیواجی جینتی کے سلسلے میں نکالا گیا جلوس جب ایک حساس علاقے سے گزر رہا تھا تو مبینہ طور پر پتھراؤ کیا گیا۔اطلاعات کے مطابق جلوس پنکا مسجد کے قریب پہنچا تو اچانک چند افراد کی جانب سے پتھر اور چپلیں پھینکے جانے کی اطلاع ملی، جس کے باعث موقع پر افراتفری پھیل گئی۔بگلکوٹ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سدھارتھ گوئل نے میڈیا کو بتایا کہ واقعے میں انہیں معمولی چوٹ آئی ہے، تاہم کوئی سنگین زخمی نہیں ہوا۔انہوں نے کہا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے اور ملوث افراد کی شناخت کر کے سخت کارروائی کی جائے گی۔پولیس نے علاقے میں اضافی نفری تعینات کر دی ہے اور احتیاطی تدابیر کے طور پر بعض علاقوں میں امتناعی احکامات نافذ کیے گئے ہیں۔انتظامیہ کے مطابق حالات اس وقت قابو میں ہیں لیکن نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔وہیں مدھیہ پردیش کے ضلع جبل پور کی تحصیل سیہورا کے وارڈ نمبر پانچ آزاد چوک علاقے میں جمعرات کو مندر میں آرتی اور قریبی مسجد میں نماز تقریباً ایک ہی وقت پر ادا کی جا رہی تھی کہ اسی دوران کسی بات پر تنازع شروع ہوا جو ہاتھا پائی اور پتھراؤ تک جا پہنچا۔اطلاع ملتے ہی ضلع ہیڈ کوارٹر سے اضافی پولیس فورس روانہ کی گئی۔سیہورا تھانہ پولیس کے ساتھ دیگر تھانوں کا عملہ بھی موقع پر پہنچا اور علاقے میں سخت سیکورٹی انتظامات کیے گئے۔کلکٹر راگھویندر سنگھ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ سمپت اپادھیائے نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا۔پولیس کے مطابق کسی مذہبی مقام کو نقصان نہیں پہنچا اور نہ ہی کسی جانی نقصان کی اطلاع ہے۔ادھر تلنگانہ کے دارالحکومت حیدرآباد کے علاقے عنبرپیٹ میں بھی شیواجی جینتی کے جلوس کے دوران کشیدگی کی صورتحال پیدا ہو گئی۔

مقامی اطلاعات کے مطابق ایک مسجد میں تراویح کی نماز جاری تھی کہ اسی دوران جلوس مسجد کے قریب سے گزرا۔بعض افراد کی جانب سے نعرے بازی کیے جانے پر فضا میں تناؤ پیدا ہو گیا۔چند منٹوں تک دونوں جانب سے نعرے بازی کی اطلاعات ہیں، تاہم موقع پر موجود پولیس اہلکاروں نے فوری مداخلت کرتے ہوئے مجمع کو منتشر کر دیا۔سکندرآباد زون کی پولیس افسر رکشیتا مورتی بھی موقع پر پہنچیں اور مقامی عمائدین سے بات چیت کی۔انہوں نے عوام سے صبر و تحمل اور بھائی چارے کو برقرار رکھنے کی اپیل کی۔پولیس کے مطابق معاملے کی مکمل تحقیقات جاری ہیں اور سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔شہریوں سے افواہوں پر توجہ نہ دینے اور امن و امان کے قیام میں تعاون کی اپیل کی گئی ہے۔دونوں ریاستوں میں پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ حالات قابو میں ہیں اور کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔مذہبی مواقع پر امن و بھائی چارہ برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے تاکہ کسی بھی قسم کی غلط فہمی یا اشتعال انگیزی سے بچا جا سکے۔شیواجی جینتی کے موقع پر پیش آئے ان واقعات کے بعد سیکورٹی انتظامات مزید سخت کر دیے گئے ہیں، جبکہ حساس علاقوں میں مسلسل گشت جاری ہے۔

باگلکوٹ میں پتھراؤ کے بعد کشیدہ صورتحال: وزیر اعلیٰ کی سخت مذمت

باگلکوٹ: ریاست کرناٹک کے شہر باگلکوٹ میں پتھراؤ کے حالیہ واقعے کے بعد شہر میں کشیدگی کا ماحول پایا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق راجیہ سبھا کے رکن نارائن بھانڈگے، کمارسوامی ہیرے مٹھ سمیت دیگر قائدین کی قیادت میں ایک اجلاس منعقد ہوا تھا، جس کے اختتام پر نوجوانوں کا ایک گروپ سبزی منڈی کی جانب روانہ ہوا۔ذرائع کے مطابق اسی دوران پتھراؤ کا واقعہ پیش آیا۔ حالات کو قابو میں کرنے اور مشتعل نوجوانوں کو منتشر کرنے کے لیے پولیس نے ہلکا لاٹھی چارج کیا۔ واقعے کے بعد سبزی منڈی اور اس کے اطراف کے علاقوں میں دکانیں بند کر دی گئیں۔واضح رہے کہ جمعرات کی رات شیواجی جینتی کی ریلی کے دوران پنکا مسجد کے قریب بھی پتھراؤ کا واقعہ پیش آیا تھا، جس میں ضلع کے سینئر پولیس افسر سدھارتھ گوئل کے سر پر چوٹ آئی تھی۔حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے شہر میں دفعہ 144 نافذ کر دی ہے، جو 24 فروری تک جاری رہے گی۔ اس کے باوجود بعض مقامات پر نوجوانوں کے گروپوں کی نقل و حرکت دیکھی جا رہی ہے۔شہر کے مختلف حصوں میں بیریکیڈز نصب کر کے سخت پولیس بندوبست کیا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ سدارامیا نے اس واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ باگلکوٹ میں پیش آیا پتھراؤ کا واقعہ سماجی امن اور ہم آہنگی کے لیے نقصان دہ ہے، اور حکومت اسے ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔انہوں نے بتایا کہ اس معاملے پر سینئر پولیس افسران سے تفصیلی بات چیت کی گئی ہے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی ہدایت دی گئی ہے۔وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ شرپسند عناصر کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔حکام کے مطابق اس کیس میں کچھ ملزمان کو گرفتار کر کے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے اور واقعے میں ملوث ہر فرد کو سزا دی جائے گی۔وزیر اعلیٰ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی اشتعال انگیزی پر کان نہ دھریں اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ پولیس محکمہ اپنی ذمہ داری غیر جانبداری سے ادا کرے گا اور عوام کو خوف سے پاک پرامن زندگی فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

بابر کے نام پر مسجد پر پابندی کی عرضی سپریم کورٹ سے خارج

دہلی:۔ سپریم کورٹ نے اس عوامی مفاد کی عرضی کو مسترد کر دیا ہے جس میں بابر یا بابری مسجد کے نام پر مسجد کی تعمیر پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔عرضی میں کہا گیا تھا کہ پورے ہندوستان میں کسی بھی مسجد کی تعمیر یا نام بابر یا بابری مسجد کے نام پر نہیں ہونا چاہیے۔عرضی میں یہ دلیل دی گئی کہ مغل حکمران بابر ایک 'ہندو مخالف حملہ آور' تھا، اس لیے اس کے نام پر کسی بھی مذہبی ڈھانچے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا پر مشتمل بنچ نے اس معاملے کی سماعت کی۔عرضی گزار دیوکی نندن پانڈے کے دلائل کا کچھ حصہ سننے کے بعد ہی بنچ نے اس عرضی کو خارج کر دیا۔سماعت کے دوران عرضی گزار کی جانب سے پیش وکیل نے کہا کہ مغربی بنگال کے مرشدآباد میں 'بابری مسجد' کے نام سے ایک مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔انہوں نے دلیل دی کہ بابر ایک ظالم اور ہندو مخالف حملہ آور تھا، اس لیے اس کے نام پر کسی بھی مسجد کی تعمیر یا نام رکھنا نہیں ہونا چاہیے۔عرضی میں یہ بھی کہا گیا کہ بابر نے ہندوؤں کو غلام کہا تھا، اور ایسی سرگرمیوں میں شامل افراد کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ عرضی میں مرکز، ریاستوں اور دیگر حکومتوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس معاملے پر غور کریں اور پورے ہندوستان میں بابر، بابری مسجد یا ان سے ملتے جلتے/مشتق ناموں پر کسی بھی مسجد یا مذہبی ڈھانچے کی تعمیر، قیام یا نام گذاری پر پابندی عائد کریں۔تاہم عدالت نے ان دلائل پر کسی بھی قسم کی راحت دینے سے انکار کرتے ہوئے عرضی کو مسترد کر دیا۔عدالت نے اس موضوع پر ملک گیر سطح پر کسی وسیع پابندی سے بھی صاف انکار کیا۔قابلِ ذکر ہے کہ ہمایوں کبیر نے مغربی بنگال کے مرشدآباد میں بابری مسجد کی تعمیر کے منصوبے کا اعلان کیا تھا، جس کے بعد یہ معاملہ تنازع کا باعث بن گیا تھا۔

ایس آئی آر، بنگال سرکار اور کمیشن میں تکرار، سپریم کورٹ برہم

دہلی:۔سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں جاری اسپیشل انٹینسو ریویژن (SIR) کے معاملے پر اہم حکم جاری کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ دعوؤں اور اعتراضات کی جانچ کے لیے بے داغ ریکارڈ رکھنے والے ڈسٹرکٹ جج اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج رینک کے عدالتی افسران مقرر کرے۔عدالت نے یہ قدم ریاستی حکومت اور الیکشن کمیشن کے درمیان اعتماد کی کمی اور افسران کی تعیناتی پر جاری تنازع کے پیش نظر اٹھایا ہے۔چیف جسٹس سوریا کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی پر مشتمل بنچ کے روبرو سماعت کے دوران مغربی بنگال حکومت اور الیکشن کمیشن ایک دوسرے پر الزامات عائد کرتے نظر آئے۔ریاستی حکومت کی جانب سے پیش سینئر وکیل شیام دیوان نے دلیل دی کہ الیکشن کمیشن نے ”اسپیشل رول آفیسر“ کے نام سے نئے افسران تعینات کیے ہیں، جو الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر (ERO) سے بھی بالاتر ہیں۔اس پر چیف جسٹس نے ریمارکس دیے کہ اگر اسی طرح کی صورتحال رہی تو عدالت کو عدالتی افسران یا دیگر کیڈر کے آئی اے ایس افسران کی تقرری کا حکم دینا پڑ سکتا ہے، اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے کہا جائے گا کہ وہ صاف ستھرے ریکارڈ کے حامل افسران تعینات کریں۔الیکشن کمیشن کی جانب سے پیش سینئر ایڈووکیٹ ڈی ایم نائیڈو نے عدالت کو بتایا کہ مغربی بنگال حکومت نے مطلوبہ اہل افسران فراہم نہیں کیے۔اس پر عدالت نے ناراضی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اسے ریاستی حکومت سے تعاون کی توقع تھی۔عدالت نے یاد دلایا کہ 9 فروری کی سماعت میں ریاست کو کلاس–2 افسران فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی تھی، تاہم اس پر مکمل عمل درآمد نہیں ہوا۔سماعت کے دوران سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل نے کہا کہ عدالت نے دستاویزات کی جانچ کی آخری تاریخ 14 فروری سے بڑھا کر 21 فروری کی تھی، لیکن الیکشن کمیشن نے 15 فروری سے دستاویزات اپ لوڈ کرنا بند کر دیا۔چیف جسٹس نے کہا کہ وہ اپنے سابقہ حکم اور اس کے نفاذ سے متعلق کمیشن سے وضاحت طلب کریں گے۔سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ SIR کے عمل کو شفاف اور غیر جانبدار بنانے کے لیے عدالتی نگرانی ضروری ہے۔اسی مقصد کے تحت کلکتہ ہائی کورٹ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تجربہ کار اور غیر داغدار عدالتی افسران کو مقرر کرے تاکہ دعوؤں اور اعتراضات پر منصفانہ فیصلہ ہو سکے۔عدالت کے اس حکم کو بنگال میں انتخابی فہرستوں کی نظرثانی کے عمل میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس سے شفافیت اور غیر جانبداری کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مودی حکومت یعنی میکسیمم آپٹکس، ڈیمیجنگ انڈیا: جے رام رمیش کا اے آئی امپیکٹ سمٹ پر تبصرہ، خارجہ پالیسی کو ناکام اور تشہیری سیاست کو ترجیح دینے کا الزام

دہلی:۔کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی حکومت کی پالیسیوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ طرزِ حکمرانی ”میکسیمم آپٹکس، ڈیمیجنگ انڈیا“ کا نمونہ بن چکی ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت تشہیری سرگرمیوں میں مصروف ہے جبکہ زمینی اور سفارتی سطح پر ملک کو نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔دہلی میں منعقدہ اے آئی امپیکٹ سمٹ کے دوران وزیر اعظم مودی عالمی ٹیک کمپنیوں کے سربراہان کے ساتھ اسٹیج پر گروپ فوٹو میں نظر آئے۔اس موقع پر سام آلٹمین (اوپن اے آئی)، ڈاریو اموڈی (انتھروپک) اور سندر پچائی سمیت دیگر عالمی شخصیات موجود تھیں۔گروپ فوٹو کے دوران رہنماؤں نے ایک دوسرے کا ہاتھ اٹھا کر یکجہتی کا اظہار کیا، تاہم سام آلٹمین اور ڈاریو اموڈی کے درمیان ہاتھ نہ پکڑنے کا واقعہ بھی سوشل میڈیا پر موضوع بحث بنا رہا۔بعد میں سام آلٹمین نے کہا کہ انہیں اس لمحے میں سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرنا ہے۔جے رام رمیش نے اسی پس منظر میں طنزیہ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ

حکومت عالمی کمپنیوں کے سربراہان کے ساتھ علامتی تصاویر کے ذریعے یکجہتی دکھانے میں مصروف ہے، جبکہ اصل مسائل پر خاطر خواہ پیش رفت نظر نہیں آتی۔کانگریس رہنما نے امریکہ اور پاکستان کے درمیان حالیہ سفارتی روابط کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت کی خارجہ حکمت عملی پر سوال اٹھایا۔ ان کے مطابق واشنگٹن میں ہونے والی ملاقاتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ۔پاکستان تعلقات بدستور جاری ہیں، جبکہ پہلگام حملے جیسے واقعات کے باوجود پاکستان کو عالمی سطح پر کوئی خاص دباؤ یا جوابدہی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔انہوں نے کہا کہ خود کو 'وشوگرو' کہنے والے رہنما دنیا کو مختصر نعروں اور مخففات کے ذریعے پیغام دینے میں مصروف ہیں، لیکن عملی سفارتی کامیابیاں دکھائی نہیں دیتیں۔ ان کے بقول کسی بھی قسم کی تشہیری مہم یا سیاسی برانڈنگ زمینی حقائق کو تبدیل نہیں کر سکتی۔جے رام رمیش اس سے قبل بھی بین الاقوامی معاملات پر حکومت کو نشانہ بناتے رہے ہیں۔انہوں نے امریکہ کے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ بھارت۔پاکستان کشیدگی سے متعلق امریکی دعوؤں میں تضاد پایا جاتا ہے، اور حکومت کو اس پر واضح موقف اختیار کرنا چاہیے۔

کرناٹک میں آر ٹی ای کے تحت مفت داخلوں کا عمل شروع

بنگلورو:۔ ریاست کرناٹک میں تعلیمی سال 27-2026 کے لیے حقِ تعلیم قانون کے تحت نجی اسکولوں میں 25 فیصد مفت نشستوں پر داخلے کا عمل 24 فروری 2026 سے شروع ہو رہا ہے۔ محکمۂ تعلیم کی جانب سے جاری اعلامیے کے مطابق والدین 24 مارچ 2026 تک اپنی درخواستیں جمع کرا سکتے ہیں۔داخلے کا پورا عمل سرکاری آن لائن پورٹل کے ذریعے مکمل کیا جائے گا۔حکام کے مطابق یہ سہولت اقتصادی طور پر کمزور طبقات، درج فہرست ذاتوں اور قبائل، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے بچوں کے لیے فراہم کی جا رہی ہے، تاکہ انہیں نجی تعلیمی اداروں میں معیاری تعلیم حاصل کرنے کا مساوی موقع مل سکے۔اہلیت کے سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ بچہ کرناٹک کا مستقل رہائشی ہونا ضروری ہے۔ایل کے جی کے لیے عمر 4 سے 6 سال اور جماعت اوّل کے لیے 6 سے 8 سال مقرر کی گئی ہے، جس کا تعین یکم اپریل 2026 کی بنیاد پر کیا جائے گا۔درخواست جمع کراتے وقت والدین کو بچے کا پیدائش سرٹیفکیٹ، بچے اور والدین کا آدھار کارڈ، آمدنی کا سرٹیفکیٹ، ذات یا برادری کا سرٹیفکیٹ، رہائشی ثبوت اور حالیہ پاسپورٹ سائز تصویر پیش کرنا لازمی ہوگا۔نامکمل یا غلط معلومات پر مبنی درخواستیں مسترد کی جا سکتی ہیں۔محکمۂ تعلیم کے مطابق موصولہ درخواستوں کی جانچ کے بعد اہل امیدواروں کا انتخاب قرعہ اندازی کے شفاف نظام کے ذریعے کیا جائے گا۔منتخب طلبہ کو نجی اسکولوں میں بغیر کسی فیس کے داخلہ دیا جائے گا جبکہ متعلقہ اخراجات حکومت کی جانب سے ادا کیے جائیں گے۔ریاستی حکومت نے والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ آخری تاریخ کا انتظار کیے بغیر بروقت درخواست جمع کریں اور تمام دستاویزات درست طریقے سے اپلوڈ کریں، تاکہ مستحق بچوں کو اس اہم تعلیمی موقع سے بھرپور فائدہ حاصل ہو سکے۔

schooleducation.karnataka.gov.in/20/rte-admissions/en

پولیس اور اقتدار کے درمیان گٹھ جوڑ قابل مذمت: سپریم کورٹ

دہلی:۔آندھرا پردیش کے ایک مشہور قتل مقدمے میں سپریم کورٹ نے سخت مؤقف اختیار کرتے ہوئے واضح کہا ہے کہ پولیس اور اقتدار کے درمیان گٹھ جوڑ نظر آ رہا ہے۔عدالت نے وائی ایس آر سی پی کے ایم ایل سی اننتا ستیہ ادیا بھاسکر راؤ کے خلاف 2022 کے قتل کیس کا ٹرائل 30 نومبر تک مکمل کرنے کا حکم دیا ہے۔عدالت نے کہا کہ اس معاملے میں تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی اور مقررہ مدت کے اندر سماعت مکمل ہونی چاہیے۔اننتا ستیہ ادیا بھاسکر راؤ پر مئی 2022 میں اپنے سابق ڈرائیور ویدی سبرامنیم کے قتل کا الزام ہے۔بتایا گیا کہ یہ واردات پیسوں کے تنازعے کے باعث کاکیناڈا میں پیش آئی تھی۔مقتول کا تعلق دلت برادری سے تھا۔اس معاملے میں قتل اور درج فہرست ذات و درج فہرست قبائل (انسدادِ مظالم) ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔راؤ کو گرفتار بھی کیا گیا تھا۔یہ واقعہ اُس وقت کا ہے جب ریاست میں وائی ایس آر سی پی کی حکومت تھی۔چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے کہا کہ ریکارڈ دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ریاستی پولیس ملزم کے ساتھ 'ہوب نوبنگ' یعنی قریبی روابط میں تھی۔عدالت نے اسے اقتدار اور پولیس کے درمیان واضح گٹھ جوڑ قرار دیا۔بنچ میں جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وپل ایم پنچولی بھی شامل تھے۔عدالت نے کہا کہ تفتیش اور ٹرائل میں شفافیت اور تیزی بے حد ضروری ہے۔ستمبر 2022 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ نے راؤ کی ڈیفالٹ ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی۔

شاہی عیدگاہ معاملہ: الٰہ آباد ہائی کورٹ میں سماعت آج، اے ایس آئی کو داخل کرنا ہوگا جواب

الٰہ آباد:۔شاہی عیدگاہ اور کرشن جنم بھومی معاملے میں آج دوپہر دو بجے سے الٰہ آباد ہائی کورٹ میں اہم سماعت ہوگی۔محکمہ آثارِ قدیمہ یعنی اے ایس آئی عدالت میں اپنا جواب داخل کرے گا۔جواب داخل ہونے کے بعد توقع ہے کہ دونوں فریق رپورٹ کے مندرجات پر اپنی اپنی دلیلیں پیش کریں گے۔ہائی کورٹ میں ہندو فریق کی جانب سے دائر کردہ 18 عرضیوں پر اس وقت سماعت جاری ہے۔ان عرضیوں میں شاہی عیدگاہ مسجد کو ہٹانے اور متعلقہ زمین پر قبضے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔مسجد فریق نے 22 اگست کو ضابطہ دیوانی کی دفعہ 151 کے تحت ایک درخواست داخل کی تھی، جس میں یکجا کیے گئے مقدمات کی آئندہ کارروائی پر روک لگانے کی استدعا کی گئی ہے۔اس سے قبل 30 جنوری کو شاہی عیدگاہ اور کرشن جنم بھومی مقدمے میں تقریباً تین گھنٹے تک سماعت ہوئی تھی۔جسٹس اویناش سکسینہ کی عدالت میں کارروائی کے دوران اے ایس آئی نے اپنا جواب داخل کرنے کے لیے دو ہفتوں کی مہلت طلب کی تھی۔تمام فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے آئندہ سماعت کے لیے 20 فروری کی تاریخ مقرر کی تھی۔سماعت کے دوران ہندو فریق کے وکیل مہندر پرتاپ سنگھ نے عدالت کو بتایا تھا کہ مقدمہ نمبر تین میں اب تک اے ایس آئی کی رپورٹ عدالت میں داخل نہیں کی گئی ہے۔اس پر اے ایس آئی کی جانب سے کہا گیا تھا کہ مکمل جواب اور رپورٹ داخل کرنے کے لیے انہیں دو ہفتوں کا وقت درکار ہے۔عدالت نے اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے آج کی تاریخ مقرر کی تھی۔

اقلیتی سب پلان ایکٹ کے نفاذ کا مطالبہ، آئی ایم سی ای ٹی کا وزیر قانون ایچ کے پاٹل کو مکتوب

بنگلورو:۔انڈین مسلم کمیونٹی ایمپاورمنٹ ٹیم آئی ایم سی ای ٹی نے کرناٹک میں اقلیتی طبقات کے لیے مساوی بجٹ کی فراہمی کو یقینی بنانے کے مقصد سے اقلیتی سب پلان ایکٹ نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔اس سلسلے میں تنظیم نے ریاست کے وزیر قانون و پارلیمانی امور، قانون سازی اور سیاحت، ایچ کے پاٹل کو ایک تفصیلی یادداشت پیش کی ہے۔یادداشت میں کہا گیا ہے کہ جس طرح کرناٹک میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لیے 2013 کا ایس سی/ایس ٹی سب پلان ایکٹ نافذ ہے، اسی طرز پر اقلیتی برادریوں کے لیے بھی ایک علیحدہ اور باقاعدہ قانون بنایا جائے، تاکہ آبادی کے تناسب سے بجٹ کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جا سکے۔تنظیم کے مطابق مردم شماری 2011 کے اعداد و شمار کے تحت مسلمانوں، عیسائیوں، جین، بدھ، سکھ اور دیگر اقلیتی طبقات کی مجموعی آبادی تقریباً 16.3 فیصد ہے، تاہم ریاستی بجٹ میں ان کے لیے متناسب اور مستقل فنڈ کی فراہمی کا کوئی قانونی نظام موجود نہیں ہے۔یادداشت میں دعویٰ کیا گیا کہ مالی سال 26-2025 کے بجٹ میں اقلیتوں کے لیے مختص رقم کل بجٹ کا تقریباً 1.11 فیصد رہی، جو آبادی کے تناسب سے کم ہے۔آئی ایم سی ای ٹی نے اپنے مطالبات میں کہا ہے کہ اقلیتی سب پلان ایکٹ منظور کر کے اقلیتوں کی فلاح، تعلیم، صحت، ہنرمندی، روزگار اور معاشی ترقی کے لیے آبادی کے تناسب سے بجٹ مختص کیا جائے۔فنڈز کی منصوبہ بندی، تقسیم اور استعمال کے لیے شفاف اور جوابدہ نظام قائم کیا جائے۔اقلیتی طبقات کی سماجی و معاشی پسماندگی دور کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں۔نئی مردم شماری کے مطابق بجٹ کے تناسب پر وقتاً فوقتاً نظرثانی کی جائے۔یادداشت میں آئین ہند کی دفعات 15 اور 46 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمزور اور پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کو یقینی بنائے۔تنظیم نے امید ظاہر کی کہ وزیر قانون اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے جلد از جلد قانون سازی کے اقدامات کریں گے اور اسے اسمبلی میں پیش کریں گے۔آئی ایم سی ای ٹی نے دیگر سماجی اور اقلیتی تنظیموں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ کرناٹک میں اقلیتوں کے مسائل اور ضروریات کے حوالے سے اپنی تجاویز متعلقہ محکموں کو پیش کریں اور انہیں عوامی سطح پر بھی شیئر کریں، تاکہ اجتماعی بیداری اور مؤثر نمائندگی کو فروغ دیا جا سکے۔تنظیم کے بانی اراکین نے اس اقدام کو اقلیتوں کی مساوی ترقی اور سماجی انصاف کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔

HAZARATH SYED SHAHA ALEEM DEWAAN(R)
DARGHA & SHOPPING COMPLEX (WAKF)
Tilak Nagar Main Road, Shivamogga.

حضرت سید شاہ علیم دیوان درگاہ اور شاپنگ کامپلکس (وقف)

اعلان نامہ

حضرت سید شاہ علیم دیوان درگاہ اینڈ شاپنگ کامپلکس کی جانب سے اس بات کا اعلان کیا جا رہا ہے، کمیٹی کی ملکیت میں آنے والے سولنگا روڈ پر 20 شاپس کی تعمیر کیلئے خواہشمند افراد کی جانب سے کوٹیشن (Quotation With Material) طلب کیا گیا ہے، ساتھ ہی درگاہ کامپلکس کے فرسٹ فلور پر بھی نئے شاپس کیلئے (Quotation With Material) طلب کیا گیا ہے۔جس کیلئے مسلسل 3 جمعہ بھی مسجد میں اعلان کیا جا چکا ہے۔لہٰذا خواہشمند افراد 23.02.2026 بروز پیر کی شام 6 بجے تک اپنا Quotation داخل کر سکتے ہیں۔مزید معلومات کیلئے درگاہ کمیٹی سے رابطہ کریں۔

Date:- 23.02.2026 Monday
Evening:- 6.00pm

+91 98863 93998
+91 99808 90012

CMYK

رمضان کا پہلا جمعہ، ملک بھر کی مساجد میں روح پرور اجتماعات

دہلی:۔ رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کے موقع پر ملک بھر کی مساجد میں روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے۔ نمازیوں کی بڑی تعداد نے روزے کی حالت میں نمازِ جمعہ ادا کی، جبکہ علماء کرام نے تقویٰ، صبر، اخوت اور باہمی ہمدردی پر خصوصی خطابات کیے۔ دارالحکومت میں واقع جامع مسجد دہلی میں نمازِ جمعہ کے لیے غیر معمولی رش دیکھنے میں آیا۔ مسجد کے اندرونی صحن اور سیڑھیوں تک نمازیوں کی قطاریں پھیل گئیں سیکیورٹی کے خصوصی انتظامات بھی کیے گئے تھے۔ اقتصادی دارالحکومت ممبئی کی تاریخی جامع مسجد بمبئی میں بھی ہزاروں فرزندانِ اسلام نے نمازِ جمعہ ادا کی۔ خطبۂ جمعہ میں روزے کی روح اور عملی زندگی میں دیانت و امانت کو اپنانے کی تلقین کی گئی۔ مسجد انتظامیہ کی جانب سے نمازیوں کے لیے وضو اور صف بندی کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ جامع مسجد بمبئی کے علاوہ، مینارہ مسجد، چونا بھٹی مسجد، حمیدیہ مسجد، ہری مسجد، نواب ایاز مسجد سمیت ممبئی کی دیگر مساجدوں میں مصلیوں کا غیر معمولی اژدہام تھا۔ ادھر تلنگانہ کے دارالحکومت میں واقع عظیم الشان مکہ مسجد حیدرآباد میں رمضان کے پہلے جمعہ پر ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا۔ مسجد کے وسیع صحن میں نمازیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ علماء نے اپنے خطاب میں قرآنِ مجید سے تعلق مضبوط کرنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی تاکید کی۔ مدھیہ پردیش کے شہر بھوپال کی معروف تاج المساجد بھوپال میں بھی نمازِ جمعہ کے موقع پر روحانی فضا قائم رہی۔ خطیب نے رمضان کو اصلاحِ نفس اور معاشرتی ہم آہنگی کا مہینہ قرار دیا اور نوجوانوں کو عبادات کی پابندی کی نصیحت کی۔ اتر پردیش کے شہر دیوبند میں واقع مسجد رشید دیوبند میں طلبۂ مدارس اور مقامی مسلمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بہار کے دارالحکومت پٹنہ کی تاریخی جامع مسجد پٹنہ میں بھی پہلا جمعہ عقیدت و احترام کے ساتھ ادا کیا گیا۔ خطبۂ جمعہ میں اتحادِ امت، صلۂ رحمی اور سماجی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی۔ رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کے موقع پر ملک بھر کی مساجد میں عقیدت مندوں کا جمِ غفیر دیکھنے میں آیا۔ علماء کرام نے اپنے خطابات میں عبادات کے ساتھ ساتھ اخلاقی اصلاح، صبر و تحمل اور قومی یکجہتی کے پیغام کو عام کرنے پر زور دیا۔ مجموعی طور پر فضا روحانیت، نظم و ضبط اور بھائی چارے سے معطر نظر آئی۔

بورڈ آف پیس امید یا محاذ؟

مہمان اداریہ

واشنگٹن میں منعقد ہونے والے ''بورڈ آف پیس'' کے افتتاحی اجلاس سے عالمی سیاست اور بالخصوص مشرق وسطیٰ جہاں اسے ایک طرف امید کی کرن اور دوسری طرف طاقت کی نئی صف بندی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، کیونکہ اس پلیٹ فارم کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی سرپرستی حاصل ہے اور اسے غزہ کی تعمیر نو، علاقائی استحکام اور ممکنہ سفارتی پیش رفت کے ایک جامع فریم ورک کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، تاہم اس کے مقاصد، عملی ڈھانچے اور جغرافیائی سیاسی اثرات کے حوالے سے سنجیدہ سوالات بھی موجود ہیں، خصوصاً ایسے وقت میں جب ایران کے بارے میں سخت بیانات اور ممکنہ فوجی اقدام کا عندیہ بظاہر امن کی اس کوشش کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے، صدر ٹرمپ کا یہ کہنا کہ آئندہ چند دنوں میں یہ واضح ہو جائے گا کہ امریکہ ایران کے خلاف فوجی راستہ اختیار کرے گا یا کسی نئے معاہدے کی طرف بڑھے گا، دراصل دباؤ کی سفارت کاری کا اظہار ہے جس میں مذاکرات کے دروازے کھلے رکھے جاتے ہیں مگر طاقت کے استعمال کا امکان بھی نمایاں رکھا جاتا ہے، یہ طرزِ عمل خطے میں بے چینی کو بڑھا سکتا ہے کیونکہ ایران کا جوہری پروگرام پہلے ہی عالمی توجہ کا مرکز ہے اور اگر کشیدگی میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے اثرات صرف عسکری میدان تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عالمی توانائی کی منڈی، اہم سمندری راستوں اور خلیجی ریاستوں کی داخلی سلامتی تک پھیل سکتے ہیں، ایسے ماحول میں ''بورڈ آف پیس'' کا قیام ایک سوال کو جنم دیتا ہے کہ کیا ایک ہی وقت میں امن کی بات اور جنگ کا امکان ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں یا یہ بیانیہ خود اس پلیٹ فارم کی اخلاقی بنیاد کو کمزور کر دے گا، دوسری طرف غزہ کی تعمیر نو کے لیے ابتدائی طور پر تقریباً سترہ ارب ڈالر کے وعدوں کا اعلان کیا گیا ہے جس میں امریکہ کی بڑی مالی شراکت کا عندیہ دیا گیا جبکہ دیگر ممالک نے بھی تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے، تاہم یہ بھی واضح کیا گیا کہ مجموعی بحالی کے لیے تقریباً ستر ارب ڈالر درکار ہوں گے، اس فرق سے اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ وعدے محض ابتدا ہیں اور اصل امتحان طویل المدتی عزم اور سیاسی استحکام میں پوشیدہ ہے، غزہ میں تباہ شدہ گھروں، اسپتالوں، تعلیمی اداروں، بجلی اور پانی کے نظام کی بحالی ایک پیچیدہ اور مرحلہ وار عمل ہے جس کے لیے صرف سرمایہ کافی نہیں بلکہ پائیدار جنگ بندی، سرحدی گزرگاہوں کی کھلی رسائی اور مقامی انتظامی ڈھانچے کی مضبوطی بھی ضروری ہے، اگر زمینی حالات غیر مستحکم رہے تو کوئی بھی مالی پیکیج مطلوبہ نتائج نہیں دے سکے گا، اس تناظر میں عالمی مالیاتی اداروں کا کردار بھی اہم ہے، اجے بانگا نے اعلان کیا ہے کہ ورلڈ بینک غزہ کی تعمیر نو کے لیے ایک خصوصی فنڈ قائم کرے گا اور شفافیت واحتساب کے لیے مربوط نظام اپنایا جائے گا، ورلڈ بینک کی عالمی ساکھ اور مالی وسائل تک رسائی یقیناً مددگار ثابت ہو سکتی ہے مگر اصل سوال یہ ہے کہ کیا مالی نظم و ضبط سیاسی پیچیدگیوں پر غالب آ سکے گا، کیونکہ اگر میدانِ عمل میں جنگ بندی کمزور رہی یا انسانی امداد میں رکاوٹیں برقرار رہیں تو بہترین مالیاتی منصوبہ بھی تعطل کا شکار ہو سکتا ہے، مزید یہ کہ فلسطینی فریق خصوصاً حماس کی جانب سے یہ مؤقف سامنے آیا ہے کہ حقیقی استحکام اسی وقت ممکن ہے جب بنیادی سیاسی مسئلے کو حل کیا جائے اور فلسطینی عوام کو حق خود ارادیت سمیت ان کے بنیادی حقوق دیے جائیں، اس نکتے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ سیاسی تنازع کی جڑیں برقرار رہیں تو اقتصادی بحالی عارضی ثابت ہوتی ہے، اسی دوران چند ممالک کی جانب سے استحکام فورس کے تحت فوجی دستے بھیجنے کی آمادگی ظاہر کی گئی ہے تاکہ متاثرہ علاقوں میں امن کی نگرانی اور امدادی سرگرمیوں کو یقینی بنایا جا سکے مگر غیر ملکی افواج کی موجودگی ہمیشہ حساسیت کا باعث بنتی ہے اور اگر اس کا دائرہ کار واضح اور مقامی رضامندی پر مبنی نہ ہوا تو یہ خود ایک نئے تنازع کو جنم دے سکتی ہے، بعض حلقوں نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ نیا پلیٹ فارم کہیں اقوام متحدہ کے کردار کو کمزور نہ کر دے کیونکہ عالمی نظام پہلے ہی کثیر الجہتی بحران سے دوچار ہے اور اگر متوازی ڈھانچے ابھرنے لگیں تو عالمی ہم آہنگی مزید پیچیدہ ہو سکتی ہے، صدر ٹرمپ نے روس اور چین کو بھی اس بورڈ میں شامل کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے، اگر روس اور چین اس عمل کا حصہ بنتے ہیں تو بظاہر اس پلیٹ فارم کی عالمی حیثیت مضبوط ہو سکتی ہے مگر موجودہ عالمی مسابقت کو دیکھتے ہوئے اس تعاون کے امکانات غیر یقینی دکھائی دیتے ہیں، اگر یہ بورڈ عالمی طاقتوں کے درمیان عملی اشتراک کا ذریعہ بن سکا تو یہ ایک بڑی پیش رفت ہوگی مگر اگر یہ سفارتی کشمکش کا نیا میدان بن گیا تو اس کی ساکھ متاثر ہوگی، مجموعی طور پر ''بورڈ آف پیس'' ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں اسے محض علامتی سیاست اور عملی پیش رفت کے درمیان انتخاب کرنا ہوگا، امن کے لیے صرف اجلاس، اعلانات اور مالی وعدے کافی نہیں بلکہ اعتماد سازی، شفافیت، سیاسی عزم اور متاثرہ آبادی کی شمولیت ناگزیر ہیں، اگر تعمیر نو کو سیاسی حل کے ساتھ مربوط کیا گیا، جنگ بندی کو مضبوط بنایا گیا اور مقامی قیادت کو فیصلہ سازی میں مرکزی مقام دیا گیا تو یہ پلیٹ فارم واقعی ایک سنگ میل بن سکتا ہے، لیکن اگر علاقائی طاقت کی سیاست غالب رہی، ایران کے ساتھ کشیدگی بڑھی اور بنیادی تنازع کو پس پشت ڈالا گیا تو یہ کوشش بھی ماضی کی کئی سفارتی کاوشوں کی طرح محدود نتائج تک سمٹ سکتی ہے، اس لیے اصل سوال یہی ہے کہ کیا ''بورڈ آف پیس'' انصاف، شمولیت اور باہمی احترام کی بنیاد پر ایک نیا باب رقم کرے گا یا عالمی سیاست کے پیچیدہ منظر نامے میں ایک اور تجربہ ثابت ہوگا، آنے والا وقت اس کا فیصلہ کرے گا اور تاریخ اسی کسوٹی پر اسے پرکھے گی کہ آیا یہ امید کی حقیقی علامت تھا یا ایک نیا محاذ۔

بورڈ آف پیس کا آغاز، غزہ کیلئے اربوں ڈالر، ایران کو انتباہ

واشنگٹن:۔ واشنگٹن میں منعقدہ بورڈ آف پیس کی پہلی باضابطہ نشست کے دوران امریکی صدر

ٹرمپ نے ایران کے بارے میں اہم بیان دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ تقریباً دس دن کے اندر یہ واضح ہو جائے گا کہ امریکہ ایران کے خلاف فوجی اقدام کرے گا یا کسی نئے معاہدے کی طرف بڑھے گا۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور اگر ایسا ہوا تو مشرقِ وسطیٰ میں امن برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ صدر نے یہ بھی بتایا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں، تاہم حتمی فیصلہ حالات کو دیکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ افتتاحی اجلاس میں اعلان کیا گیا کہ نو ممالک نے غزہ کی تعمیرِ نو کے لیے سات ارب ڈالر فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے، جبکہ پانچ ممالک نے جنگ سے متاثرہ علاقے میں بین الاقوامی استحکام فورس کے تحت فوجی دستے بھیجنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ تعمیرِ نو کے لیے مجموعی طور پر تقریباً ستر ارب ڈالر درکار بتائے جا رہے ہیں، اس اعتبار سے موجودہ وعدے ابتدائی مرحلے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ ہر ڈالر خطے میں استحکام اور ہم آہنگی کی امید میں سرمایہ کاری ہے۔ انڈونیشیا، مراکش، قازقستان، کوسوو اور البانیہ نے غزہ میں فوجی دستے بھیجنے کا اعلان کیا، جبکہ مصر اور اردن نے پولیس کی تربیت میں تعاون کا وعدہ کیا ہے۔ مالی امداد دینے والے ممالک میں قازقستان، آذربائیجان، متحدہ عرب امارات، مراکش، بحرین، قطر، سعودی عرب، ازبکستان اور کویت شامل ہیں۔ فوجی دستوں کو ابتدائی طور پر رفح شہر میں تعینات کیا جائے گا، جو حالیہ جنگ کے دوران شدید تباہی کا شکار ہوا۔ صدر ٹرمپ نے اعلان کیا کہ امریکہ بورڈ کی سرگرمیوں کے لیے دس ارب ڈالر فراہم کرے گا۔ تاہم اس رقم کے استعمال اور منظوری کے طریقۂ کار سے متعلق تفصیلات واضح نہیں کی گئیں۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ چین اور روس بھی اس بورڈ کا حصہ بنیں اور انہیں باضابطہ دعوت نامے ارسال کیے جا چکے ہیں۔ ابھی تک ان ممالک کی جانب سے شمولیت کے بارے میں کوئی حتمی اعلان نہیں کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق بعض یورپی ممالک نے اس خدشے کے باعث مکمل شمولیت اختیار نہیں کی کہ نیا پلیٹ فارم مستقبل میں اقوام متحدہ کے کردار کو متاثر کر سکتا ہے۔ تقریباً پچاس ممالک اور یورپی اتحاد کے نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی، تاہم کچھ اہم ممالک نے مبصر کی حیثیت سے حصہ لیا۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف اور انڈونیشیا کے صدر سمیت چند عالمی رہنماؤں نے ذاتی طور پر واشنگٹن کا دورہ کیا۔ بورڈ آف پیس کو صدر ٹرمپ کے بیس نکاتی منصوبے کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے، جس کا مقصد نہ صرف غزہ میں قیامِ امن بلکہ عالمی تنازعات کے حل کے لیے ایک نیا بین الاقوامی پلیٹ فارم قائم کرنا ہے۔ ایران سے متعلق حالیہ بیانات اور غزہ میں فوجی تعیناتی کے اعلانات نے مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال کو مزید حساس بنا دیا ہے، جبکہ عالمی برادری اس پیش رفت کو گہری نظر سے دیکھ رہی ہے۔

اے آئی سمٹ میں پی ایم اِز کمپرومائزڈ کے نعرے: امریکہ سے ٹریڈ ڈیل کی مخالفت میں یوتھ کانگریس کا ٹی شرٹ اتار کر مظاہرہ

دہلی:۔ دہلی کے بھارت منڈپم میں جاری اے آئی سمٹ کے دوران انڈین یوتھ کانگریس کے کارکنان نے جمعہ کو اسٹیج کے قریب پہنچ کر احتجاج کیا۔ مظاہرین نے ٹی شرٹس اتار کر وزیر اعظم کے خلاف نعرے لگائے اور ''PM اِز کمپرو مائزڈ'' کے الفاظ درج ٹی شرٹس لہرائیں۔ دہلی پولس کے مطابق 4 سے 5 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے اور اس بات کی تحقیقات کی جا رہی ہیں کہ بغیر پاس یا کیو آر کوڈ کے مظاہرین مقامِ تقریب تک کیسے پہنچے۔ یوتھ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر احتجاج کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ''چمکدار اسٹیج کے پیچھے سچ دبایا نہیں جا سکتا'' اور دعویٰ کیا کہ خارجہ پالیسی اور تجارتی فیصلوں میں قومی مفاد سے زیادہ کارپوریٹ مفادات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ بی جے پی نے احتجاج کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کی کامیابیوں کے خلاف قدم ہے۔ پارٹی ترجمان شہزاد پوناوالا نے بیان دیا کہ کانگریس کا یہ احتجاج بے بنیاد اور منفی سیاست کا حصہ ہے۔ بتادیں کہ وزیر اعظم نے 16 فروری 2026 کو اے آئی امپیکٹ سمٹ کا افتتاح کیا تھا۔ سمٹ کا انعقاد 16 سے 20 فروری تک طے تھا، تاہم زیادہ دلچسپی اور سرگرمیوں کے باعث اسے 21 فروری تک بڑھا دیا گیا۔ سمٹ میں عالمی کمپنیوں نے مصنوعی ذہانت سے متعلق جدید ٹیکنالوجیز پیش کیں اور بتایا گیا کہ مستقبل میں اے آئی زراعت، صحت اور تعلیم جیسے شعبوں میں کس طرح تبدیلی لا سکتی ہے۔

اے آئی سب کر سکتا ہے، لیکن دہلی ٹریفک کا حل نہیں نکال سکتا: برطانیہ کے سابق وزیر اعظم رشی سونک کا طنز

دہلی:۔ قومی دارالحکومت دہلی میں جاری انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے دوران برطانیہ کے سابق وزیر اعظم رشی سونک کے ایک تبصرے نے حاضرین کو قہقہے لگانے پر مجبور کر دیا۔ بھارت منڈپم میں منعقدہ اس عالمی پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت دنیا کے تقریباً ہر شعبے میں انقلاب لا سکتی ہے، تاہم ابھی تک یہ دہلی کے ٹریفک مسائل کا حل تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اپنی تقریر کے آغاز میں سونک نے تاخیر پر معذرت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چند منٹ دیر ہو گئی اور اس کی مکمل ذمہ داری میری ہے۔ انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں مزید کہا کہ اس ہفتے ہم نے سنا کہ اے آئی بہت کچھ کر سکتی ہے، مگر دہلی کی سڑکوں پر ٹریفک جام ختم کرنا ابھی اس کے بس کی بات نہیں۔ سابق برطانوی وزیر اعظم نے کہا کہ اس سمٹ کے دوران جو توانائی اور جذبہ دیکھنے کو ملا ہے وہ دنیا میں کم ہی نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارت نہ صرف نئی ٹیکنالوجی کو فروغ دے رہا ہے بلکہ اے آئی کے عملی استعمال میں بھی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے عالمی درجہ بندی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسٹینفورڈ کی رپورٹ کے مطابق بھارت اب دنیا کی نمایاں اے آئی طاقتوں میں شامل ہو چکا ہے، جس پر یہاں موجود نوجوان ماہرین اور اسٹارٹ اپس کو فخر ہونا چاہیے۔ سونک نے مزاحیہ انداز میں یہ بھی کہا کہ اس کامیابی کے باوجود کرکٹ کی آئی سی سی ٹیسٹ رینکنگ میں انگلینڈ اب بھی آگے ہے۔ ادھر سمٹ کے انعقاد کے باعث وسطی دہلی سمیت کئی اہم سڑکوں پر شدید ٹریفک جام دیکھنے میں آیا۔ دہلی پولیس نے پہلے ہی خصوصی ٹریفک ایڈوائزری جاری کی تھی، مگر اس کے باوجود متعدد راستوں پر گاڑیوں کی طویل قطاریں لگ گئیں اور شہریوں کو روزمرہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ وی وی آئی پی نقل و حرکت اور سیکورٹی انتظامات کے باعث کئی علاقوں میں ٹریفک کی رفتار انتہائی سست رہی اور بعض مقامات پر گاڑیاں رینگتی ہوئی دکھائی دیں۔ دفتری اوقات کے دوران مسافروں کو گھنٹوں تاخیر کا سامنا کرنا پڑا جس پر عوامی ناراضگی بھی سامنے آئی۔ سوشل میڈیا پر بھی ٹریفک جام سے متعلق شکایات کی بھرمار رہی اور متعدد صارفین نے انتظامیہ کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ سوربھ بھاردواج نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ عالمی مہمانوں کے سامنے دارالحکومت کی ٹریفک بدانتظامی ایک بڑا سوال ہے اور بنیادی شہری منصوبہ بندی کسی بھی جدید ٹیکنالوجی سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دہلی جیسے بڑے میٹروپولیٹن شہر میں ٹریفک کے مسائل صرف ٹیکنالوجی کے ذریعے حل نہیں ہو سکتے بلکہ اس کے لیے مربوط شہری منصوبہ بندی، پبلک ٹرانسپورٹ کی توسیع، بہتر سگنل نظام اور عوامی شعور میں اضافے کی بھی ضرورت ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اے آئی معاون کردار ضرور ادا کر سکتی ہے مگر مکمل حل انسانی فیصلوں اور موثر انتظامی حکمت عملی سے ہی ممکن ہوگا۔

حکومت نے اے آئی سے تیار شدہ ڈیجیٹل مواد کے لیے سخت قواعد نافذ کر دیے

دہلی:۔ مرکزی حکومت نے مصنوعی ذہانت (AI) کی مدد سے تیار شدہ مواد کے لیے نئے اور سخت ہدایات نافذ کر دی ہیں۔ 10 فروری 2026 کو نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد یہ قوانین 20 فروری سے نافذ العمل ہو گئے ہیں۔ اب اگر کوئی تصویر، ویڈیو یا آڈیو AI کی مدد سے تیار کی گئی ہو تو اس پر واضح طور پر لیبل لگانا ضروری ہوگا۔ اس کے علاوہ، اگر کسی بھی ناجائز یا غیر قانونی مواد کی شکایت موصول ہوتی ہے تو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو اسے صرف 3 گھنٹوں کے اندر ہٹانا ہوگا۔ پہلے یہ وقت 36 گھنٹے تھا۔ حکومت نے پرانے قوانین میں ترمیم کے ساتھ کئی نئے قواعد بھی شامل کیے ہیں، جن کے تحت پہلی بار AI سے تیار شدہ اور سنتھیٹک (ترمیم شدہ) مواد کو بھی سخت قواعد کے تحت منظم کیا جائے گا۔ یہ ترامیم مرکزی وزارت برائے الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کی جانب سے Information Technology Act, 2000 کی دفعہ 87 کے تحت نافذ کی گئی ہیں۔ پہلی بار "Synthetic Generated Information (SGI)" کو رسمی طور پر پرکھا گیا ہے۔ اس میں ایسی آڈیو، ویژول یا آڈیو ویژول مواد شامل ہے جو الگورتھم یا AI کی مدد سے بنائی یا ترمیم کی گئی ہو اور اصل افراد یا واقعات جیسی دکھائی دیتی ہو، جیسے ڈیپ فیک یا ڈیجیٹل ایڈیٹڈ تصاویر/ویڈیوز۔ عام ایڈیٹنگ، accessibility tools (مثلاً نابینا افراد کے لیے ٹیکسٹ ٹو اسپیک)، تعلیمی مواد اور تکنیکی اصلاحات جو مواد کے معنی نہ بدلیں، اس سے مستثنیٰ ہوں گی۔ بڑے پلیٹ فارمز پر مواد اپ لوڈ کرنے والے صارفین کو یہ اعلان کرنا ضروری ہوگا کہ آیا مواد AI کی مدد سے تیار کیا گیا ہے یا نہیں۔ مواد کی نوعیت کے بارے میں سچ بولنا اب صارف کی ذمہ داری ہے، جبکہ پلیٹ فارم تکنیکی اوزار کے ذریعے جانچ کر سکتا ہے۔ صارفین کو واضح طور پر منع کیا گیا ہے کہ وہ پلیٹ فارم کی جانب سے AI شناخت کے لیے لگائے گئے لیبل یا provenance markers میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔ پلیٹ فارم کو ہر تین ماہ بعد صارفین کو یہ یاد دلانا ہوگا کہ قواعد کی خلاف ورزی یا AI کے غلط استعمال پر سزا ہو سکتی ہے، جیسے اکاؤنٹ کی معطلی، مواد کا حذف ہونا یا POCSO، Indian Penal Code اور انتخابی قوانین کے تحت کارروائی۔ اگر AI کے ذریعے کوئی غیر قانونی کام یا جرم کیا جائے، تو پلیٹ فارم کو متاثرہ افراد یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کو صارف کی شناخت فراہم کرنا ہوگی۔ سنتھیٹک مواد بنانے یا نشر کرنے والے پلیٹ فارمز کے لیے ضروری ہے کہ وہ مواد کو واضح طور پر لیبل کریں، ویڈیو میں اسکرین پر اور آڈیو میں ابتدا میں ڈسکلیمر دیں۔

بٹ کوائن اسکیم کیس: راج کندرا کو ضمانت

ممبئی:۔ بٹ کوائن اسکام معاملے میں بالی ووڈ اداکارہ شلپا شیٹی کے شوہر راج کندرا کو ضمانت مل گئی ہے۔ راج کندرا کو ممبئی کی خصوصی پی ایم ایل اے عدالت سے ضمانت دی گئی ہے۔ بٹ کوائن سے جڑا یہ معاملہ 150 کروڑ روپے کا ہے۔ واضح رہے کہ ایک دن قبل ہی ممبئی کی خصوصی عدالت نے راج کندرا کے خلاف سمن جاری کیے تھے۔ یہ کارروائی انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے داخل کی گئی چارج شیٹ کا نوٹس لیتے ہوئے کی گئی تھی۔ اس معاملے میں دبئی میں

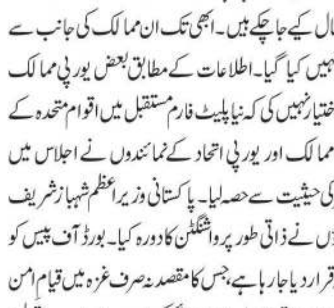

مقیم تاجر راجیش ستیجا کو بھی سمن جاری کیے گئے تھے۔ دونوں ملزمان کو 19 جنوری کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ای ڈی نے ستمبر 2025 میں پی ایم ایل اے کے تحت درج مقدمات کی خصوصی عدالت میں ضمنی چارج شیٹ داخل کر کے راج کندرا اور راجیش ستیجا کو ملزم بنایا تھا۔ تحقیقی ایجنسی کے مطابق، بدنام زمانہ گین بٹ کوائن پونزی گھوٹالے' کے ماسٹر مائنڈ اور پروموٹر امت بھاردواج سے راج کندرا کو یوکرین میں بٹ کوائن مائننگ فارم قائم کرنے کے لیے 285 بٹ کوائن حاصل ہوئے تھے۔ اگرچہ یہ معاہدہ مکمل نہ ہو سکا، تاہم ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ 285 بٹ کوائن اب بھی راج کندرا کے پاس موجود ہیں، جن کی موجودہ قیمت 150 کروڑ روپے سے زائد بتائی جا رہی ہے۔ چارج شیٹ میں کہا گیا ہے کہ شلپا شیٹی کے شوہر راج کندرا نے اس لین دین میں خود کو محض ایک ثالث بتایا، لیکن اپنے دعوے کے حق میں کوئی مضبوط دستاویزی ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ ای ڈی کے مطابق ٹرم شیٹ کے نام سے ایک معاہدہ راج کندرا اور مہندر بھاردواج کے درمیان ہوا تھا، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اصل معاہدہ راج کندرا اور امت بھاردواج (مہندر بھاردواج کے ذریعے) کے درمیان ہی تھا۔ چارج شیٹ میں کہا گیا کہ کندرا کا یہ دعویٰ کہ انہوں نے صرف ثالث کا کردار ادا کیا، قابلِ قبول نہیں ہے۔ تحقیقی ایجنسی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ لین دین کو سات سال سے زیادہ وقت گزرنے کے باوجود راج کندرا کو پانچ مختلف اقساط میں ملنے والے بٹ کوائنز کی درست تعداد یاد ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بٹ کوائنز کے اصل فائدہ اٹھانے والے تھے۔

بنگلہ دیش کا وزیر اعظم بنتے ہی طارق رحمن نے ہندوستان کے حق میں اٹھایا بڑا قدم، ویزا خدمات بحال

ڈھاکہ:۔ بنگلہ دیش کے نومنتخب وزیر اعظم طارق رحمن نے ہندوستان کے ساتھ رشتوں میں شیرینی گھولنے کے مقصد سے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ دہلی واقع بنگلہ دیش ہائی کمیشن نے 20 فروری کو ہندوستانیوں کے لیے ویزا خدمات پھر سے بحال کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ محمد یونس کی حکومت نے تقریباً 2 ماہ قبل ویزا خدمات کو معطل کر دیا تھا، جس سے ہند–بنگلہ دیش تعلقات میں کچھ حد تک تلخی آ گئی تھی۔ بتایا جا رہا ہے کہ ہندوستانی شہریوں کے لیے سبھی زمروں کے ویزے بحال کر دیے گئے ہیں، جن میں میڈیکل اور سیاحتی ویزے بھی شامل ہیں۔ گزشتہ سال دسمبر میں بزنس اور ورک ویزا کو چھوڑ کر بقیہ ویزوں پر روک لگا دی گئی تھی۔ یونس حکومت کے اس فیصلہ کو پلٹتے ہوئے جمعہ کی صبح سبھی ویزا خدمات بحال کر دی گئیں۔ بی این پی کی قیادت والی حکومت بننے کے 3 دنوں بعد یہ قدم اٹھایا گیا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان سفارتی رشتوں میں بہتری کا اشارہ ہے۔ بنگلہ دیش کے سلہٹ میں ہندوستان کے سینئر قونصلر افسر انیرودھ داس نے 19 فروری کو بتایا کہ بنگلہ دیشی شہریوں کے لیے بھی سبھی ویزا خدمات پوری طرح بحال کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ بی ڈی نیوز 24 کے مطابق انھوں نے کہا کہ میڈیکل اور ڈبل انٹری ویزا حال میں جاری کیے جا رہے ہیں۔ سیاحتی ویزا سمیت دیگر زمروں کے ویزے پھر سے شروع کرنے کے لیے قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات آپسی احترام اور مشترکہ مفادات پر مرکوز ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ طارق رحمن کے وزیر اعظم بننے کے بعد بنگلہ دیش نئے سیاسی دور میں قدم رکھ چکا ہے۔ بنگلہ دیش میں شدت پسند سیاسی کارکن شریف عثمان بن ہادی کے قتل کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ دسمبر 2025 میں سفارتی کشیدگی کے مدنظر دونوں ممالک کے درمیان قونصلر اور ویزا خدمات روک دی گئی تھیں۔ سنگاپور میں علاج کے دوران ہادی کی موت کی خبر ملنے کے بعد 18 دسمبر کی رات مظاہرین کے ایک گروپ نے چٹگاؤں میں ہندوستانی اسسٹنٹ ہائی کمیشن کے سامنے مظاہرہ کیا اور پتھر پھینکے تھے۔ اس کے بعد ہندوستان نے وہاں 21 دسمبر سے آئندہ حکم تک دفتری کام کو معطل کر دیا۔

RNI NO:KARURD/2012/42909,
Owner Naseema Banu, Editor and Printer: Mudasir Ahmed, Publisher Mohamed Liyakhat, Published at Aaj Ka Inqalab, Muslim Hostel Complex, 1st Floor, Sir M.V Road, Shimoga 577201,
Printed at Suddi Bharathi Publishers, Opp Kallur Mandli Industrial Area, Hihole Road, Shimoga-577202

افسانہ: رمضان مبارک

چاند کی پہلی جھلک نے شہر کو رمضان کے جوش میں ڈبو دیا۔ لوگ روزے کی تیاریوں میں مصروف، مسجدوں میں تراویح کی تیاریاں، اور امیر کبیروں کی تجوریوں سے پیسے ایسے نکل رہے تھے جیسے پت جھڑ میں درختوں سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں۔ بے جان، بے کار، اور بے حس۔ یہ پیسے غریبوں کی طرف اڑتے، مگر ان کی جڑیں امیروں کی جیبوں میں ہی رہتیں۔ صدقہ، زکوٰۃ، فطرہ سب کچھ ایک ڈرامہ، جو ہر سال رمضان میں اسٹیج ہوتا ہے، اور غریب اس ڈرامے کے پس منظر میں کھڑے، ہاتھ پھیلائے، منتظر رہتے ہیں کہ کوئی سکہ ان کی طرف اچھالے۔ رضوان، جو کبھی ایک چھوٹا سا کاروباری تھا، نوٹ بندی کی اس آندھی میں سب کچھ کھو بیٹھا۔ اس کی دکان، اس کی جمع پونجی، اس کی عزت سب کچھ کاغذ کے ٹکڑوں کی طرح بکھر گئی۔ نوٹ بندی، جو حکومت نے کرپشن روکنے کے لیے کی تھی، رضوان جیسے چھوٹے آدمیوں کو کچل کر آگے بڑھ گئی۔

اب وہ بے روزگار، بے بس، اور بے آسرا۔ اس نے اپنا کاروبار دوبارہ کھڑا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ بینکوں کے چکر کاٹے، دوستوں سے قرض مانگا، سرکاری اسکیموں کی فائلیں بھریں۔ مگر کون سنتا ہے؟ بینک والے اسے دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے، کوئی گارنٹی؟ کوئی سکیورٹی؟ دوست احباب نے منہ موڑ لیا، بھائی، ہماری بھی حالت خراب ہے۔ فلاحی تنظیموں کے دروازے کھٹکھٹائے، درخواستیں دیں، مگر جواب ایک ہی: رمضان کا انتظار کرو، دیکھیں گے!!۔ رمضان آیا تو فلاحی تنظیمیں جاگیں۔ ان کی آفسیں روشن، بینر لگے، فوٹو سیشن شروع۔ اناج کی بوریاں، شکر کے تھیلے، تیل کی بوتلیں سب کچھ تیار۔ ضرورتمندوں کی تلاش کا اعلان، جیسے غریب کوئی جنگل میں چھپے جانور ہوں جنہیں ڈھونڈنا پڑے۔ رضوان کی درخواستیں تو پہلے سے ہی ان کے پاس پڑی تھیں، دھول کھا رہی تھیں۔ مالدار بھی اسے جانتے تھے۔ وہ بار بار ان کی دہلیز پر جھکا، ہاتھ جوڑا، مگر رمضان سے پہلے کون دیکھتا؟ اب رمضان میں سب کچھ بدلا۔ تنظیموں نے بلایا، آ جاؤ، راشن کٹ لو۔ مالداروں نے کہا: آؤ، کچھ پیسے اور پرانے کپڑے لے جاؤ۔ فوٹوگرافر تیار، سوشل میڈیا کے لیے پوز، دیکھو، ہم کتنے سخی ہیں!۔۔

مگر رضوان؟ وہ کاروباری بننا چاہتا تھا، اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتا تھا۔ اس نے کہا، مجھے قرض دو، مشین دو، کاروبار شروع کروں گا۔ مگر سماج نے ہنس کر جواب دیا" :ارے، بھکاری بن کر رہو۔ رمضان ہے، صدقہ لے لو۔ وہ خود کفیل ہونا چاہتا تھا، مگر لوگوں نے اسے مفلس بنا دیا۔ ہر رمضان میں یہ ڈرامہ چلتا ہے۔۔ امیر اپنی روح کو سکون دیتے ہیں، فلاحی تنظیمیں اپنی رپورٹیں بھرتی ہیں، اور غریب؟ وہ بھکاری بن کر رہ جاتا ہے، ہاتھ پھیلائے، منتظر کہ اگلا رمضان کب آئے۔

یہ سماج کا آئینہ ہے جہاں رمضان صدقے کا موسم ہے، نہ کہ انصاف کا۔ امیر پیسے جھاڑتے ہیں جیسے پتے، مگر غریب کی جڑیں کاٹ دیتے ہیں۔ رضوان جیسے لاکھوں ہیں، جو کاروبار چاہتے ہیں، مگر سماج انہیں بھیک کی عادت ڈال دیتا ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ رمضان

افسانہ نگار: مدثر احمد، شیموگہ

غزل

بتائیں زندگی میں کیا ملا تھا
ہر اک ہم سے یہی بس پوچھتا تھا
بھٹکنے کا ہر اک موقع گنوا کر
سنبھلنے کا مزہ ہی دوسرا تھا
چلے آئے ترے کہنے پہ ہم تو
ہمیں آنا نہیں تھا یہ پتا تھا
محبت میں کمی کوئی نہیں تھی
محبت میں ہی وہ الجھا ہوا تھا
حکایت خوب گھڑ لیتے ہو تم بھی
تمہیں معلوم کیا کس نے کیا تھا
سوالوں سے ابھر پاؤ تو سوچو
کہاں مفہوم رسوا ہو رہا تھا
مری تنہائیاں تنہا نہیں تھیں
یہ خالی پن خزانہ اک بڑا تھا

از:۔ علیم اُللہ علیم بھدراوتی

سن ستر کی دہائی میں میٹرک امتحان کا خوف ایک ایسا ہمہ گیر فوبیا ہوا کرتا تھا جو طلبہ کی جان تک پر بن آتا تھا۔ آٹھویں جماعت ہی سے میٹرک کے امتحان کا تصور اعصاب پر اس طرح سوار رہتا جیسے کوئی مستقل عذاب ہو۔ دل میں ہمہ وقت ایک انجانا سا اضطراب، ذہن میں بے شمار وسوسے اور راتوں کی نیند کو چھین لینے والی تشویش بسی رہتی۔ اس زمانے میں نقل اور شارٹ کٹس کا تو دور دور تک کوئی تصور ہی نہ تھا، بلکہ محنت، تیاری اور قابلیت ہی کامیابی کا واحد ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ امتحان محض ایک تعلیمی مرحلہ نہیں بلکہ زندگی اور موت کا سوال بن کر سامنے آ کھڑا ہوا ہو۔

جب میرا آٹھویں جماعت میں اضطراب کے عالم میں داخلہ ہوا تو مجھے حال سے زیادہ مستقبل کی فکر نے گھیر لیا تھا۔ دل میں ایک ہی سوال بار بار سر اٹھا رہا تھا کہ آخر کس طرح دسویں جماعت کی ناؤ کو کامیابی کے ساحل تک پہنچایا جائے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آنے والے کل کا بوجھ آج ہی میرے ناتواں کندھوں پر آن پڑا ہے اور لگتا یہ شعر

مکتب عشق کا دستور نرالہ دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

گویا مجھ پر ہی صادق آتا ہو۔ ہائی اسکول کے ایام کی بات ہے کہ جب میں آٹھویں جماعت میں تھا تو اسکول کی جانب سے حیدرآباد کی سیر و سیاحت کا پروگرام طے پایا۔ یہ خبر ہم سب کے لیے کسی عید سے کم نہ تھی۔ دل خوشی سے جھوم رہا تھا، آنکھیں نئے مناظر دیکھنے کے خواب بُن رہی تھیں، اور ہم تمام طلبہ اپنے محترم اساتذہ کے ساتھ ٹرین میں سوار ہو کر حیدرآباد کے لیے روانہ ہونے والے تھے۔ مگر قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔ ٹھیک ایک دن پہلے اطلاع ملی کہ اسکول میں سبجیکٹ انسپکٹر تشریف لانے والے ہیں اور وہ نہ صرف اسکول کا معائنہ کریں گے بلکہ طلبہ سے سوالات بھی پوچھیں گے۔ یہ دن میرے لیے کسی امتحان سے کم نہ تھا۔ دل مسلسل دھڑک رہا تھا، ذہن میں عجیب سی گھبراہٹ تھی، اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ معائنہ خاص طور پر میرے ہی لیے رکھا گیا ہو۔ ادھر حیدرآباد کا خواب تھا، ادھر انسپکشن کا خوف۔ دل ایک عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ دوسرے روز سبجیکٹ انسپکٹر حسبِ معمول تمام کلاسوں کا معائنہ کرتے ہوئے ہماری کلاس روم میں داخل ہوئے۔ اس وقت سائنس کے استاد بلیک بورڈ پر سبق سمجھا رہے تھے۔ انسپکٹر نے ایک سرسری مگر گہری نگاہ ہم سب طلبہ پر ڈالی، پھر اچانک مجھ سے ایک سوال پوچھ لیا۔ میں گھبرا گیا، زبان لڑکھڑا گئی اور میں نے غلط جواب دے دیا۔ بس پھر کیا تھا، پوری کلاس کے طلباء ہنس پڑے۔ وہ لمحہ میرے لیے قیامت سے کم نہ تھا۔ انسپکٹر نے وہی سوال میرے ایک اور ساتھی سے پوچھا، اس نے درست جواب دیا اور وہ آگے بڑھ گئے۔ مگر میرے دل و دماغ پر جیسے کوئی بھاری پتھر رکھ کر چلے گئے ہوں۔ اس دن کلاس روم میں میری جگہ جیسے سکڑ کر رہ گئی تھی۔ دل چاہ رہا تھا زمین میں گڑ جاؤں۔ سوچتا رہا کہ کاش یہ معائنہ حیدرآباد سے واپسی کے بعد ہوتا، کم از کم سفر کی خوشی تو پوری طرح محسوس کر لیتا۔ اب تو دل پر ایسا خنجر گرا تھا کہ زخم بہت گہرا تھا۔ چار دن حیدرآباد میں رہا، سالار جنگ میوزیم دیکھا، گولکنڈہ کا قلعہ دیکھا، برلا مندر گیا، نہ جانے کتنے مقامات کی سیر کی، مگر ان سب مناظر کے درمیان بھی وہ ایک غلط جواب مسلسل میرا منہ چڑا رہا تھا۔ جیسے کوئی ہتھوڑا بار بار میرے سر پر ضرب لگا رہا ہو۔ خوشی کے ہر لمحے میں وہ تلخ یاد کسی سائے کی طرح میرے ساتھ ساتھ چلتی رہی۔ پھر جب ذرا سا ذہن وہاں سے ہٹتا تو فوراً دسویں جماعت کا امتحان آنکھوں کے سامنے آ کھڑا ہوتا۔ دل میں خوف پیدا ہوتا کہ اگر وہاں بھی ناکامی ہو گئی تو میرے لیے آخری راستہ کیا بچے گا؟ ایک معمولی سا غلط جواب میرے پورے حیدرآباد کے سفر کی چاشنی کو ختم کر گیا تھا، اور میٹرک میں ناکامی کا تصور اس سانحے کو کئی گنا بڑھا دیتا تھا۔ میں سوچتا رہا کہ اگر ایسا ہوا تو میں اس صدمے کو کس طرح برداشت کر پاؤں گا؟ یوں حیدرآباد کے وہ چار دن جسمانی طور پر تو سیر و تفریح میں گزرے، مگر ذہنی طور پر وہ خوف، شرمندگی اور مستقبل کی فکر کی ایک طویل داستان بن کر رہ گئے۔ دراصل یہی وہ فکر تھی جو میرے اس پورے سفر کا اصل حاصل بن گئی۔ ایک ایسی یاد جو آج بھی دل کے کسی گوشے میں چبھتی رہتی ہے۔ دن ہفتوں میں، ہفتے مہینوں میں اور مہینے سال میں ڈھلتے چلے گئے۔ یوں وقت کی رفتار کا احساس ہی نہ ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے دسویں جماعت کے سالانہ امتحان کا ٹائم ٹیبل نوٹس بورڈ پر آویزاں ہو گیا۔ اس ایک کاغذ کے ٹکڑے نے گویا پورے ماحول میں ایک انجانا سا سنّاٹا اور اضطراب پھیلا دیا۔ پھر امتحانات کا سلسلہ شروع ہوا اور ہفتہ بھر میں دسویں جماعت کے تمام طلبہ اپنے اپنے پرچوں سے فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد نتیجے کے انتظار کا وہ ڈیڑھ ماہ کا عرصہ آیا جو بظاہر تو مختصر تھا، مگر دل پر یوں گزر رہا تھا جیسے صدیوں پر محیط ہو۔ ہر دن اعصاب پر ایک ان دیکھے بوجھ کی طرح چھایا رہتا۔ کبھی کوئی سوالیہ پرچہ ہاتھ میں لے کر بیٹھ جاتا اور اپنی ہی نظر میں ہر سوال کے نمبر جوڑنے لگتا، خود کو تسلی دیتا کہ کم از کم سو میں سے پینتیس نمبر تو ضرور مل جائیں گے۔ کبھی امید غالب آ جاتی اور کبھی خدشات دل کو گھیر لیتے۔ پورا ڈیڑھ ماہ اسی کشمکش، اسی بے چینی اور اسی خودساختہ حساب کتاب میں گزر گیا۔ بالآخر بقول شاعر

" کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے"

کے مصداق وہ دن بھی آن پہنچا جب نتیجہ ظاہر ہونا تھا۔ نتیجے سے ایک دن پہلے کی رات تو گویا آنکھوں سے کوسوں دور تھی؛ نہ نیند آتی تھی، نہ چین۔ عجیب وسوسے، طرح طرح کے خیالات اور دل کی دھڑکنوں کی تیز رفتار گنتی پتہ ہی نہ چلا رات کے کس پہر کب بے خبری میں نیند کی آغوش میں چلا گیا۔

صبح صادق کی ٹھنڈی اور خاموش فضا میں والدہ کی پُرسوز آواز کانوں سے ٹکرائی تو میں نیند کے بوجھ سے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھا۔ سامنے والدہ کھڑی تھیں، جن کی نگاہوں میں ہمیشہ کی طرح محبت، شفقت اور فکر کی ایک ملی جلی کیفیت جھلک رہی تھی۔ انہیں بخوبی علم تھا کہ آج میٹرک کے نتیجے کا دن ہے، اور میرا دل بے چینی، اضطراب اور انجانے خوف سے مسلسل دھڑک رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر جب میں ان کے قریب بیٹھا تو انہوں نے بڑے نرم، دلنشیں اور حوصلہ افزا لہجے میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا:" بیٹا! آج تمہارا رزلٹ ہے، میں دیکھ رہی ہوں کہ تم خاصے پریشان ہو، مگر یاد رکھو، اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ اس طرح کے امتحان زندگی میں بار بار آتے رہتے ہیں۔ یہ کوئی زندگی اور موت کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ میٹرک کے امتحان میں پاس ہو جانا یا فیل ہو جانا انسان کی پوری زندگی کی کامیابی یا ناکامی کا معیار نہیں بنتا۔ امتحانات کے نمبر نہ تو ہمیشہ کامیابی کی ضمانت ہوتے ہیں اور نہ ہی ناکامی کا فیصلہ کن اعلان۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر بے شمار صلاحیتیں، خوبیاں اور پوشیدہ خزانے رکھے ہیں، جن کی بدولت انسان ترقی کی منزل کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ اگر تم کامیاب ہو گئے تو شکر ادا کرنا، اور اگر ناکام ہو گئے تو سمجھنا کہ یہ بھی تمہاری کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔" والدہ کے یہ الفاظ میرے دل میں کسی مرہم کی طرح اترتے چلے گئے۔ دل کا بوجھ ہلکا ہونے لگا، اور ایک نئی ہمت، نیا حوصلہ اور نیا اعتماد اندر سے جنم لینے لگا۔ والدہ نے مختصر مگر نہایت جامع انداز میں زندگی کا فلسفہ سمو دیا، گویا چند لفظوں میں صدیوں کی دانائی رکھ دی ہو۔ پھر والدہ نے نرمی سے پوچھا کہ کیا والد صاحب بھی ساتھ اسکول چلیں؟ میں نے مودبانہ انداز میں انکار کر دیا، اب دل میں گھبراہٹ کی جگہ ایک عجیب سی مضبوطی آ چکی تھی۔ آخر میں والدہ نے یہ بھی تاکید کی کہ جو بھی نتیجہ ہو، سیدھے گھر واپس آ جانا، اِدھر اُدھر بھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کی اس شفقت بھری کونسلنگ نے میرے دل سے ناکامی کا خوف اس طرح نکال دیا تھا کہ اب اگر میں امتحان میں فیل بھی ہو جاتا تو مجھے کسی قسم کی شرمندگی یا بے عزتی کا احساس نہ ہوتا۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ آخر ایک امتحان میں ناکام ہو جانے سے کون سی زندگی ختم ہو جاتی ہے؟ فیل ہو کر بھی تو آدمی زندہ رہتا ہے، سانس لیتا ہے، سیکھتا ہے اور آگے بڑھنے کے نئے راستے تلاش کرتا ہے۔

دراصل والدہ کی اس پُرخلوص ہے اور دل سوز کونسلنگ کے پس منظر میں ایک ایسا واقعہ بھی کارفرما تھا جس کا ذکر انہوں نے ایک مرتبہ نہایت رنجیدہ لہجے میں مجھ سے کیا تھا، وہ بتایا کرتی تھیں کہ سن پچاس کے دہے میں ساتویں جماعت کے امتحان کو "ملکی امتحان کہا جاتا تھا، اور اس کی حیثیت و اہمیت اس قدر مسلم تھی کہ ساتویں پاس کرتے ہی پرائمری اسکول میں بطور ٹیچر تقرر کیا جاتا تھا۔ گویا یہ ایک ایسا سنگِ میل تھا جو طالب علم کی پوری زندگی کا

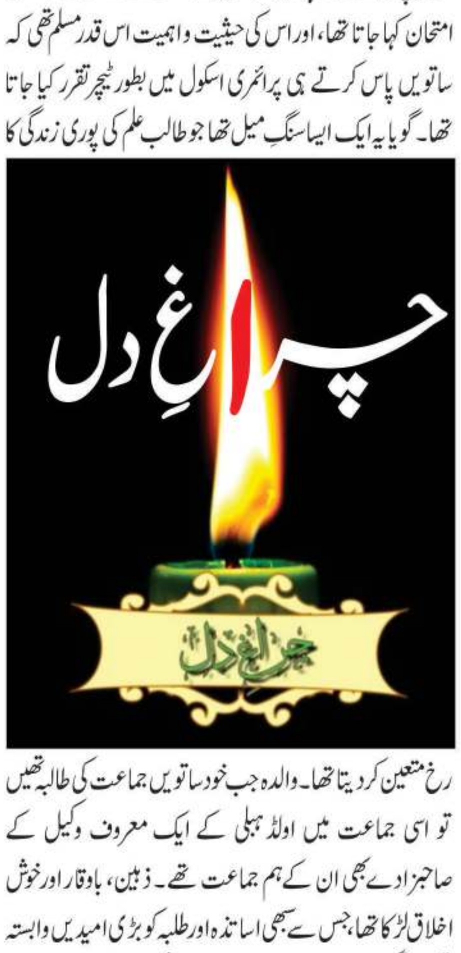

رخ متعین کر دیتا تھا۔ والدہ جب خود ساتویں جماعت کی طالبہ تھیں تو اسی جماعت میں اولڈ ہبلی کے ایک معروف وکیل کے صاحبزادے بھی ان کے ہم جماعت تھے۔ ذہین، باوقار اور خوش اخلاق لڑکا تھا، جس سے سبھی اساتذہ اور طلبہ کو بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ مگر جب ساتویں جماعت کے نتائج کا اعلان ہوا تو تقدیر نے ایک ایسا المناک موڑ لیا جس نے سب کو ہلا کر رکھ دیا۔ وکیل صاحب کے فرزند امتحان میں ناکام ہو گئے۔ یہ ناکامی اس حساس دل کے لیے اتنی ناقابلِ برداشت ثابت ہوئی کہ وہ شدید شرمندگی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر گھر میں ہی اپنے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر بیٹھا۔ یہ سانحہ صرف ایک گھر کا غم نہیں تھا، بلکہ پورے ہبلی شہر کے لیے ایک دل دہلا دینے والا واقعہ بن گیا تھا۔ کئی دنوں تک اس کی بازگشت لوگوں کے دلوں میں گونجتی رہی، محفلوں میں اسی کا تذکرہ ہوتا رہا، اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ شاید اسی اندیشے نے والدہ کو میرے معاملے میں حد درجہ محتاط اور فکرمند بنا دیا تھا۔ ان کے دل میں یہ خدشہ پل رہا ہوگا کہ کہیں امتحان میں ناکامی کی صورت میں مجھ سے بھی کوئی جذباتی یا غیر معمولی قدم سرزد نہ ہو جائے۔ اسی لیے انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا آیا والد صاحب بھی ساتھ میں اسکول چلیں، اور مجھے بار بار یہ تاکید کی تھی کہ رزلٹ کچھ بھی ہو، چاہے کامیابی ہو یا ناکامی، میں سیدھا گھر واپس آؤں۔ یوں والدہ کی وہ نصیحت محض الفاظ کا مجموعہ نہیں تھی، بلکہ ایک ماں کے دل کی گہرائیوں سے اُبھرا ہوا وہ خوف تھا جو ماضی کے ایک دردناک المیے سے جنم لے چکا تھا، اور جو اپنی اولاد کو ہر قیمت پر محفوظ دیکھنے کی بے چین خواہش میں ڈھل چکا تھا۔

قریب گیارہ بجے کا وقت تھا جب میں لرزتے قدموں کے ساتھ اسکول کے احاطے میں داخل ہوا۔ فضا میں ایک عجیب سا اضطراب معلق تھا، جیسے ہر سانس کے ساتھ دل کی دھڑکن تیز ہو رہی ہو۔ ابھی تک نوٹس بورڈ پر رزلٹ شیٹ چسپاں نہیں کی گئی تھی، مگر اس کے باوجود پورا احاطہ طلبہ کے ہجوم سے بھرا ہوا تھا۔ ہر چہرے پر امید اور خوف کی ملی جلی پرچھائیاں تھیں، کوئی خاموشی سے دعاؤں میں مشغول تھا تو کوئی بے اختیار اپنے دوستوں سے خیالی اندازوں میں الجھا ہوا۔ گویا پورا ماحول ایک خاموش مگر شدید نفسیاتی کشمکش کا منظر پیش کر رہا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل اور بے چین انتظار کے بعد اچانک خبر پھیلی کہ رزلٹ شیٹ نوٹس بورڈ پر لگا دی گئی ہے۔ بس یہی سنتے ہی طلبہ کا جمِ غفیر ایسے لپکا جیسے بند باندھ کر رکھے ہوئے جذبات یکا یک ٹوٹ پڑے ہوں۔ دھکم پیل، شور و غوغا اور بے قرار آوازوں کا ایک طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا۔ کسی کے چہرے خوشی سے جگمگا رہے تھے، آنکھوں میں چمک تھی، لبوں پر مسکراہٹیں تھیں، اور کچھ ایسے بھی تھے جن کے چہرے مرجھائے ہوئے، نظریں جھکی ہوئی اور دل بجھے بجھے سے محسوس ہو رہے تھے، جیسے کسی نے اندر ہی اندر ان کے خوابوں پر گرد ڈال دی ہو۔ میں کچھ دیر وہیں ٹھہر گیا۔ سوچا، اس ہجوم میں گھسنے سے بہتر ہے کہ تھوڑا انتظار کر لیا جائے۔ آخر رزلٹ ابھی دیکھ لوں یا کچھ دیر بعد، قسمت تو وہی رہنی تھی، اس میں چند لمحوں کی تاخیر سے کوئی فرق پڑنے والا نہیں تھا۔ ویسے بھی دل اس وقت اتنا بھرا ہوا تھا کہ آنکھوں کو خود پر یقین دلانے کے لیے کچھ سکون چاہیے تھا۔ جب بھیڑ کچھ کم ہوئی تو میں دھیرے دھیرے نوٹس بورڈ کی طرف بڑھا۔ بورڈ پر تین رزلٹ شیٹس چسپاں تھیں۔ ایک فرسٹ ڈویژن کی، دوسری سیکنڈ ڈویژن کی اور تیسری تھرڈ ڈویژن کی۔ دل نے کانپتے ہوئے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے تھرڈ ڈویژن دیکھ لو، شاید وہی سچ ہو۔ میں نے لرزتی نگاہوں سے تھرڈ ڈویژن کی فہرست پر نظر دوڑائی، مگر وہاں میرا نمبر موجود نہ تھا۔ دل نے ایک لمحے کو سکون کا سانس لیا، مگر ابھی مکمل اطمینان باقی تھا۔ پھر ہمت جمع کر کے سیکنڈ ڈویژن کی شیٹ کی طرف نظر اٹھائی۔ انگلیاں بے اختیار فہرست کے نمبروں پر پھسلنے لگیں، اور اچانک... وہاں میرا نمبر تھا! میں نے ایک بار نہیں، دو بار نہیں، بلکہ کئی بار آنکھیں مل کر دیکھا، جیسے خود کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی خواب یا نظر کا دھوکا نہیں۔ جب دل نے تسلیم کر لیا کہ واقعی یہی میرا نمبر ہے تو اندر کہیں ایک دبے دبے انداز کی خوشی جاگ اٹھی۔ اس کے بعد میں نے گہری سانس لی اور آہستہ آہستہ اپنے مضامین میں حاصل شدہ مارکس نوٹ کرنے لگا، گویا ہر ہندسہ میرے لیے کسی نئے باب کے آغاز کی نوید تھا۔

رزلٹ دیکھ لینے کے بعد جب میں نے گھر کی راہ لینے کا ارادہ کیا تو اچانک میری نظر اسکول کے احاطے کے ایک گوشے پر پڑی، جہاں چند ہم جماعت ساتھی خاموشی سے بیٹھے تھے۔ ان کے درمیان ہمارا ایک دوست ایسا بیٹھا تھا جو اپنے مخصوص انداز میں سب کو ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا۔ دراصل یہ وہ طلبہ تھے جو امتحان میں ناکام ہو چکے تھے، اور درمیان میں بیٹھا ہوا یہ دوست ان کی دل جوئی اور حوصلہ افزائی کے فریضے پر مامور تھا۔ اس دور میں کوئی دو، تین سال پیشتر ریلیز ہوئی فلم "مقدر کا سکندر" کا قبرستان والا منظر جس کا مکالمہ بہت مشہور ہوا تھا جہاں پر ایک لڑکا اپنی ماں کی مزار پہ روتا ہے وہاں ایک فقیر اس بچے کو ہمت دلاتا ہے اور نصیحت کرتا ہے سکھ کو ٹھوکر مار اور دکھ کو گلے لگا لے۔ بس اسی فلمی مکالمے کو ہمارا یہ دوست پورے ڈرامائی انداز میں دہرا رہا تھا اور ناکام ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا:" بیٹا! سکھ کو ٹھوکر مار، دکھ کو اپنا لے۔ سکھ تو بے وفا ہے، کچھ دنوں کے لیے آتا ہے اور چلا جاتا ہے، لیکن دکھ تو اپنا ساتھی ہے، اپنے ساتھ رہتا ہے۔ پونچھ لے آنسو۔ پونچھ لے آنسو، دکھ کو اپنا لے، اور تقدیر تیرے قدموں میں ہوگی اور تو مقدر کا بادشاہ بنے گا۔ ہنس بیٹا، ہنس۔ قہقہے لگا! یہ سب کہتے ہوئے وہ خود زور زور سے ہنس رہا تھا، جیسے کسی اسٹیج ڈرامے میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہو۔ جو ساتھی فیل ہوئے تھے، وہ بیچارے کہاں ہنس سکتے تھے، مگر یہ حضرت اپنی ہی باتوں پر بے ساختہ قہقہے لگائے جا رہے تھے۔ بعد میں جب حقیقت معلوم ہوئی کہ جناب خود تمام مضامین میں فیل ہو چکے ہیں، تو میں ان کی اس جگر گردے والی ہمت کو دل ہی دل میں داد دیتا ہوا خاموشی سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب میں گھر کی سمت قدم بڑھا رہا تھا تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے پاؤں زمین کو چھو ہی نہیں رہے ہوں، دل کی دھڑکن بے ترتیب تھی اور میں چاہ رہا تھا کہ میرے پاس ہونے کی خوش خبری جلد از جلد اپنی والدہ کو دوں۔ جیسے ہی میں ہمارے محلے کے موڑ پر پہنچا، اچانک ایک ہم محلہ ساتھی سے سامنا ہو گیا، جس نے کنڑا میڈیم سے امتحان دیا تھا۔ میں نے بڑی بے قراری کے ساتھ اس سے اس کا نتیجہ پوچھا۔ اس نے بڑے اطمینان سے بتایا کہ وہ فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہو گیا ہے، اور میں۔ میں صرف چار نمبروں سے اس منزل سے محروم رہ گیا تھا۔ اب میں کس سے کہتا کہ میں سیکنڈ ڈویژن سے پاس ہوا ہوں اور محض چار نمبروں نے مجھے فرسٹ ڈویژن کے تاج سے محروم کر دیا؟ یہ بھی کوئی تسلی بخش بات تھی؟ دل جیسے بیٹھ سا گیا، خوشی کا سارا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ جی چاہا کہ کاش یہ ملاقات آج نہ ہوتی، کل ہوتی، تاکہ میری خوشی کا یہ نازک سا چراغ کچھ دیر اور جلتا رہتا۔ مگر حقیقت نے دل پر ایسا بوجھ ڈال دیا تھا کہ قدم گھر کی طرف اٹھتے ہوئے بھی بھاری محسوس ہو رہے تھے۔ جب میں گھر میں داخل ہوا تو میرا چہرہ خود بخود بجھا بجھا سا تھا۔ والدہ نے ایک نظر میں میری کیفیت بھانپ لی۔ ان کی شفقت بھری نگاہوں نے جیسے دل کا حال پڑھ لیا ہو۔ آہستہ سے پوچھا:" بیٹا! رزلٹ کا کیا ہوا؟" میں نے خاموشی سے وہ پرچہ ان کے سامنے رکھ دیا جس پر میرے نمبر درج تھے۔ والدہ نے جیسے ہی نتائج پر نظر ڈالی، ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ مسکراتے ہوئے بولیں "ارے! سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو گئے ہو، پھر منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے؟" میں نے ہچکچاتے ہوئے اپنے ہم محلہ دوست کے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہونے کا ذکر کیا اور یہ بھی کہ میں صرف چار نمبروں سے پیچھے رہ گیا ہوں، کاش میں بھی فرسٹ ڈویژن سے پاس ہوتا۔ میری یہ بات سن کر والدہ نے مسکرا کر جو "مارکس کا فلسفہ " سمجھایا، وہ محض چند جملے نہیں تھے بلکہ زندگی بھر کا سرمایہ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نمبروں سے انسان کی اصل قدر متعین نہیں ہوتی، اصل کامیابی وہ ہے جو انسان اپنے کردار، محنت اور مستقل مزاجی سے حاصل کرتا ہے۔ فرسٹ اور سیکنڈ کی لکیر کاغذ پر ہوتی ہے، زندگی میں نہیں۔

والدہ نے بتایا کہ زندگی کی اصل کامیابی کا راز صرف امتحانی نمبروں اور مارکس کی چکا چوند اعداد میں پوشیدہ نہیں ہوتا، بلکہ اس کے پیچھے کئی ایسے عوامل کارفرما ہوتے ہیں جو بظاہر نظر نہیں آتے مگر مستقبل کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ خود اعتمادی، مستقل مزاجی، اخلاقی اقدار، وقت کی پابندی، اساتذہ کا احترام، والدین کی دعائیں، اور ناکامی کو سیکھنے کا ذریعہ سمجھنے کا جذبہ، قدرت کی عطا کردہ بے پناہ صلاحیتوں کا استعمال وہ سرمایہ ہیں جو کم مارکس کے باوجود انسان کو زندگی کی اصل کامیابی سے ہم کنار کر دیتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اچھے مارکس کامیابی کا ایک بلکل چھوٹا حصہ ہیں، مگر کلی کامیابی کی ضمانت نہیں بن سکتے۔ والدہ کے وہ محض چند نصیحت آمیز جملے نہ تھے بلکہ میرے لیے چراغِ دل ثابت ہوئے۔ اُن کی باتوں نے میرے دل کے اندھیروں میں امید کی روشنی بھر دی، جیسے کسی نے بھٹکتے ہوئے مسافر کے ہاتھ میں روشن چراغ تھما دیا ہو۔ اس لمحے مجھے یوں محسوس ہوا کہ ناامیدی کی دھند چھٹ رہی ہے اور مایوسی کی تاریکی میں چھپی ہوئی راہیں اب واضح ہو رہی ہیں۔ والدہ کی یہ رہنمائی میرے لیے محض الفاظ نہ تھی بلکہ ایک اندرونی روشنی تھی جس نے مجھے اندھیرے سے اجالے کی طرف، خوف سے یقین کی طرف اور مایوسی سے حوصلے کی طرف سفر کرنا سکھا دیا۔ یہی وہ چراغِ دل تھا جس نے میرے شعور کو منور کیا اور زندگی کو نئے معنیٰ عطا کر دیے۔ آج اس واقعے کو پچاس برس گزر چکے ہیں، مگر والدہ کی وہ باتیں آج بھی میرے دل و دماغ پر ایسے نقش ہیں جیسے پتھر پر لکیر۔ وقت نے ثابت کر دیا کہ ان کا ہر لفظ سچ تھا، اور اس دن جو سبق ملا تھا، وہ کسی اعلیٰ ڈگری یا کسی اونچے ڈویژن سے کہیں بڑا تھا۔

از:۔ پروفیسر مشتاق احمد یس ملا، ہبلی۔ 9902672038

سیدہ زاہدہ، طیبہ طاہرہ، بنت خیر الوریٰ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(آج ۳؍رمضان المبارک یوم وصال پر خصوصی تحریر)

آپؓ کا نام ”فاطمہ“ اور آپؓ حضور نبی اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاجزادیوں میں سب سے چھوٹی لیکن سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی ہیں۔ آپؓ کی ولادت مبارکہ کے سال میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی عمر شریف اکتالیس 41؍ برس کی تھی، تو آپ پیدا ہوئیں اور کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ اعلان نبوت سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ اور علامہ ابن جوزی نے تحریر فرمایا ہے کہ اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے 20؍ جمادی الثانی بروز جمعہ مبارکہ جبکہ خانۂ کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی آپ پردۂ عدم سے منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئیں۔ آپ کی تربیت حضور اکرم ﷺ اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمائی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد رسول خدا ﷺ نے آپ کی تربیت و پرورش کیلئے حضرت فاطمہ بنت اسد کا انتخاب فرمایا۔ جب ان کا بھی انتقال ہو گیا تو اس وقت آقائے دو جہاں ﷺ نے حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی تربیت کی ذمہ داری عطا فرمادی۔

القاب اور کنیت: آپ کے مشہور القاب میں ”زہرا، بتول، محدثہ، خیر النساء، صدیقہ اور سیدۃ النساء العالمین“ (دنیا و جہاں کی عورتوں کی سردار) ہیں۔ مشہور کنیت ”ام الائمہ، ام السبطین، ام ابیھا اور ام الحسنین ہیں۔ آپ کا مشہور ترین لقب ”سیدۃ النساء العالمین“ ایک مشہور حدیث پاک کی وجہ سے پڑا جس میں حضور پاک ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق فرمایا کہ وہ دنیا و آخرت میں عورتوں کی سیدہ (سردار) ہیں۔ اس کے علاوہ ”خاتون جنت، طاہرہ، زکیہ، مرضیہ، سیدہ، عذراء“ وغیرہ بھی القاب کے طور پر ملتے ہیں۔

آپؓ کا بچپن: حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ابتدائی تربیت خود سرکار دو عالم ﷺ اور اُم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمائی۔ بچپن ہی میں آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے اسلام کا ابتدائی زمانہ دیکھا اور وہ تمام تنگی برداشت کی جو آقائے دو جہاں ﷺ نے ابتدائی زمانہ میں قریش کے ہاتھوں برداشت فرمائی تھی۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دل کی گہرائی کے ساتھ اپنے والد مکرم، امام الانبیاء ﷺ کا خیال رکھتی تھیں۔ آپ انتہائی خلوص کے ساتھ اپنے قلب میں موجزن مہربانی اور الفت و محبت کا سایہ اپنے والد مکرم خاتم الانبیاء ﷺ پر پھیلا دیتی تھیں اور اپنے مشن اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کے دوران پیغمبر اسلام ﷺ کو جو زخم لگتے تھے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شفیق ماں کی طرح آپ علیہ السلام کا مرہم بن جاتی تھیں۔ یہاں تک کہ آقائے دو جہاں ﷺ کو یہ محسوس ہونے لگتا کہ گویا ان کی والدۂ محترمہ دوبارہ اپنی حقیقی روح کے ساتھ زندہ ہو گئیں ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ”ام ابیھا“ (اپنے باپ کی ماں) جیسے مقدس لقب سے نوازا۔ حضور پاک ﷺ پر پڑنے والے مصائب و آلام کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روتی تھیں تو حضور پاک ﷺ اپنی لاڈلی بیٹی سے فرماتے کہ اے جان پدر رونے کی ضرورت نہیں ہے خدائے وحدۂ لاشریک ضرور تمہارے والد مکرم (ﷺ) کی مدد فرمائیگا۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچپن ہی میں ہجرتِ مدینہ طیبہ کا واقعہ ہوا۔ حضور پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کیلئے مکہ مکرمہ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ امانتیں واپس کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ بنت اسد، حضرت فاطمہ زہرا اور فاطمہ بنت زبیر جیسی محترم خواتین کا قافلہ لے کر چلے۔ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے سپرد کیا۔ میں نے انہیں ادب سکھانا چاہا مگر خدائے رب ذوالجلال کی قسم فاطمہ تو مجھ سے زیادہ مؤدب تھیں اور تمام باتیں مجھ سے بہتر جانتی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح: حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی خواہش کئی لوگوں نے کی۔ طبقات ابن سعد وغیرہ کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کرنے کرے بارے میں پیغام بھیجا مگر دونوں حضرات کو حضور پاک ﷺ نے یہ کہہ کر انکار فرما دیا کہ مجھے اس سلسلے میں وحی الٰہی کا انتظار ہے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اسی خواہش کا اظہار کیا تو حضور اکرم ﷺ نے بحکم الٰہی اسے قبول فرمالیا۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح علیؓ سے کردوں۔ مشہور روایت کے مطابق ۱۸؍سال اور بعض روایتوں کے مطابق ساڑھے پندرہ سال کی عمر ۲ سنہ ھ میں آپ کا نکاح شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا۔ مہر کہ جس پر عقد اقدس ہوا چار سو مثقال چاندی تھی یعنی پورے ایک سو ساٹھ روپے بھر (فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۳۲۵)

آپ کا جہیز: شہنشاہ کونین ﷺ نے اپنی پیاری اور لاڈلی بیٹی کو جو جہیز دیا وہ بان کی ایک چارپائی تھی اور چمڑے کا ایک گدا جس میں روئی کی جگہ پر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے اور ایک چھاگل، ایک مشک، دو چکیاں اور مٹی کے دو گھرے (سیر الصحابیات، ص ۱۰۰)

یہ مختصر جہیز دے کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ان پر برکت نازل فرما جن کے اچھے سے اچھے برتن مٹی کے ہیں۔ یہ جہیز اسی رقم سے خریدا گیا تھا جو حضرت علی نے اپنی زرہ بیچ کر حاصل کی تھی۔ رخصتی کے جلوس میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اشہب نامی ناقہ پر سوار ہوئیں جسکے ساربان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ازواج مطہرات جلوس کے آگے آگے تھیں بنی ہاشم ننگی تلواریں لئے جلوس کے ساتھ تھے۔ مسجد کا طواف کرنے کے بعد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے گھر میں اُتارا گیا۔

ابتک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس رہتے تھے شادی کے بعد الگ گھر کی ضرورت ہوئی تو حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ایک مکان اُن کو دے دیا۔ جب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس نئے گھر میں گئیں تو حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ دروازہ پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کی پھر اندر تشریف لے گئے۔ جب عقد نکاح کی رسم ادا ہوگئی تو حضور اکرم، نور مجسم، سید عالم ﷺ نے کھجور کا ایک تھال منگوایا اور حاضرین کے سامنے رکھ کر فرمایا کہ لے جا کر تقسیم کردو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ”لاتحدث شیئاً حتیٰ تلقانی“ یعنی میرے حکم کے بے غیر کسی سے بات نہ کرنا۔ اس کے بعد بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لائیں اور بی بی صاحبہ کو گھر کے ایک کونے میں بٹھا دیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کے دوسرے کونے میں بیٹھے حتیٰ کہ حضور سرور عالم ﷺ تشریف لائے اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا پانی لائیے۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شرم و حیاء سے کپڑوں میں چھپی چھپی ایک پیالے میں پانی لائیں۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ پیالہ لے کر اس میں کلی کی اور بی بی صاحبہ سے فرمایا لیجیئے اس پانی سے اپنے سینوں اور سر پر چھینٹے مارئیے اور فرمایا ”اللھم انی اعیذھابک وذریتھا من الشیطان الرجیم“ یعنی اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں اور ان کیلئے شیطان رجیم سے پناہ چاہتا ہوں۔ بعدہٗ پھر فرمایا ”ائتونی بماء“ پانی لائیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گیا کہ یہ میرے لئے ہوگا۔ اس لئے میں اٹھا اور پانی کا پیالہ بھر لایا آپ ﷺ نے اسے لیکر کلی کرکے پیالے میں ڈال دی اور میرے لئے وہی حکم فرمایا جو فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو فرمایا تھا۔ پھر میرے لئے وہی دعا مانگی جو فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے لئے مانگی تھی۔ اس کے بعد ہمارے لئے مشترکہ دعاء مانگی: ”اللھم بارک فیھما وبارک علیھما وبارک لھما فی شملھما“ یعنی اے اللہ! ان دونوں میں اور ان دونوں کیلئے ان دونوں کے قربت میں برکت عطا فرما۔ پھر آپ ﷺ نے سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھیں اور مجھے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) فرمایا ”ادخل باھلک باسم اللّٰہ والبرکۃ“ یعنی اپنی اہلیہ کو اللہ کے نام اور اس کی برکت سے لے جا۔

شادی کے بعد کی زندگی: آپ کی شادی کے بعد زنانِ قریش انہیں طعنے دیتی تھیں کہ ان کی شادی ایک غریب شخص سے کردی گئی ہے۔ جس پر انہوں نے رسالت مآب ﷺ سے قریش کے عورتوں کی شکایت کی تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تسلی دی کہ اے فاطمہ ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے تیری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے جو اسلام میں سب سے اول، علم میں سب سے اکمل اور حلم و تدبر میں سب سے افضل ہے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ علی میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں؟ یہ سن کر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوش ہو کر مسکرانے لگیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں اس پر راضی اور خوش ہوں۔ شادی کے بعد آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خواتین عالم کیلئے ایک مثال ہے۔ آپ کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی مثالی تعلقات تھے۔ کبھی ان سے کسی چیز کا تقاضا نہیں کیا۔ ایک دفعہ آپؓ بیمار پڑ گئیں تو حضرت علیؓ نے پوچھا کہ کچھ کھانے کو دل چاہتا ہے تو بتاؤ۔ آپ نے کہا کہ میرے پدرِ بزرگوار نے تاکید کی ہے کہ میں آپ سے کسی چیز کا سوال نہ کروں، ممکن ہے کہ آپ اس کو پورا نہ کرسکیں اور آپ کو رنج ہو۔ اس لئے میں کچھ نہیں کہتی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ اُسوۂ حسنہ تمام خواتین عالم کے لئے نمونۂ عمل ہے۔

آپ کی گھریلو زندگی: شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاجزادی ہونے کے باوجود حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر کا کاروبار خود کرتی تھیں، جھاڑو اپنے مقدس ہاتھ سے دیتی تھیں، خود کھانا پکاتی تھیں بلکہ چکی بھی اپنے ہاتھ سے پیستی تھیں اور مشک میں پانی بھر کر لایا کرتی تھیں جس سے ہاتھ پر چھالے اور بدن پر گٹھے پڑ گئے تھے۔ ایک بار مالِ غنیمت میں کچھ باندی اور غلام آئے ہوئے تھے۔ آپ نے ڈرتے ڈرتے حضور پاک ﷺ سے گھریلو کاروبار کیلئے ایک لونڈی مانگی اور ہاتھ کے چھالے دکھائے تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا جانِ پدر! بدر کے یتیم بچے تم سے پہلے اس کے مستحق ہیں۔ (سیرت الصحابیات)

آپ نے کئی جنگیں بھی دیکھیں جن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمایا کردار ادا کیا مگر کبھی یہ نہیں چاہا کہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوں اور ان کی جان کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ جنگ اُحد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سولہ ۱۶؍زخم کھائے اور رسول اکرم ﷺ کا چہرۂ اقدس بھی زخمی ہوا مگر آپ نے کسی خوف و ہراس کا مظاہرہ نہیں کیا اور مرہم پٹی، علاج اور تلواروں کی صفائی کے فرائض سر انجام دیئے۔

آپؓ کے فضائل و مناقب: حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں جن میں سے چند روایتیں ملاحظہ ہوں۔ (۱) بخاری و مسلم شریف کی روایت ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا: کہ فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ تو جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ناراض کرتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہ کو ناراض کرتی ہے اور اذیت دیتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہ کو اذیت دیتی ہے (مشکوٰہ شریف، ص ۵۶۸) (۲) آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ ”فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ“ یعنی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں (بخاری شریف، ج ۱، ص ۵۳۲) (۳) اور ابن عبدالبر روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ: اے بیٹی! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم سارے جہاں کی عورتوں کی سردار ہو؟ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا ابا جان پھر حضرت مریم کا کیا مقام ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔ (الشرف المؤبد، ص ۵۴) (۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون زیادہ آپ کو محبوب ہے۔ ”میں یا فاطمہ؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک ان سے زیادہ عزت والے ہو۔ (الشرف المؤبد، ص ۵۳)

آپؓ کی وفات: سرکار اقدس ﷺ کے وصال فرمانے کا آپ کو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ اس واقعہ کے بعد کبھی آپ ہنستی ہوئی نہیں دیکھی گئیں یہاں تک کہ چھ ماہ بعد ۳؍رمضان المبارک ۱۱ھ کو منگل کی رات میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کی تجہیز و تکفین میں ایک خاص قسم کی جدت کی گئی اسلئے کہ اس زمانے میں رواج یہ تھا کہ مردوں کی طرح عورتوں کا جنازہ بھی بے پردہ نکالا جاتا تھا مگر سیدہ حضرت فاطمہ زہراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزاج اقدس میں چونکہ انتہائی شرم و حیا تھی اس لئے انہوں نے قبل وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ کھلے ہوئے جنازہ میں عورتوں کی بے پردگی ہوتی ہے جسے میں ناپسند کرتی ہوں تو انہوں نے حضرت سیدہ کے لیے لکڑیوں کا ایک گہوارہ بنایا جسے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئیں۔ عورتوں کے جنازہ پر آج کل جو پردہ لگانے کا دستور ہے اس کی ابتداء آپ ہی سے ہوئی۔ حضرت علی یا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور صحیح و مختار قول یہی ہے کہ آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (مدارج النبوۃ)

محمد صدرِ عالم قادری مصباحی۔ بنگلور
9620747322

ماہ رمضان ایسے منائیں!

رمضان کا مہینہ تقویٰ اور پرہیز و عبادت کا مہینہ ہے۔ یہ آرام و آسائش کا مہینہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ دُنیاوی ضروریات کو چھوڑ کر اذ کار کی دُنیا میں گُم ہونے کا مہینہ ہے۔ پوری دیانت داری سے روزمرہ کے کاموں کو پورا کرنے کا مہینہ ہے۔ یہ ایسی تربیت ہے جسمیں اہلِ ایمان پاک وصاف ہوکر اخلاق و کردار کے اونچے معیار پر پہنچ جاتے ہیں۔ تعلیم و تدریس جیسا پیشہ برابر اپنے اوقات میں جاری رہتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے محکموں میں رعایت مانگتے ہیں کہ روزے میں ان سے سخت کام نہ لیا جائے اِن کا یہ طرزِ عمل روزے کے روحانی و دینی تقاضوں کے بالکل خلاف ہے۔ ماہ رمضان کے درمیان لڑی جانے والے جنگوں کے دوران مجاہدین اسلام نے ثابت کیا کہ ماہ رمضان میں ان کے قوی ارادے اور زیادہ مضبوط ہوگئے۔ کئی فتوحات رمضان کے مہینے میں ہوئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں رمضان کا مہینہ باعثِ خیر و برکت ہے۔

آخر میں بس میں اتنا کہنا چاہوں گا۔ لذیذ کھانوں اور مشروبات پر بے دریغ پیسہ خرچ نہ کریں۔ ہمارے فلسطینی بچے، بوڑھے، اور جوان کسم پُرسی سے گذر رہے ہیں جن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ اُن کو بھی یاد کرلینا۔ جن کی ہونٹ پانی پانی کی بوند کیلئے ترس رہے ہیں۔ جن کی زبانیں سوکھ کر کانٹا ہوگئ ہیں۔ کئی دن کے فاقے گذر رہے ہیں۔ جب بھوکے پیاسے غذائی پیکٹ لینے کیلئے دوڑتے ہیں تو اُن پر گولیوں کی بوچھار ہوتی ہے۔ جہاں لاشوں کے انبار ہیں۔ افسوس یہ ہمارے بھائی بہنیں اور بچے ہیں ہم اِن کیلئے کیا کر رہے ہیں۔ کم سے کم صحیح معنوں میں روزہ رکھ کر اپنے پیٹ کو قربان کرکے رمضان تو گذار سکتے ہیں۔ شاید اللہ کو ہماری عجز و انکساری اور ہماری قربانی پر ترس آجائے۔ ہوسکتا ہے ہماری دعاؤں سے فلسطین پر رحم و کرم کی بارش ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق عطا کرے اور ہمیں راہِ راست پر رکھے۔ آمین ثم آمین۔

از ڈاکٹر قاضی سراج اظہر۔ امریکہ

اسلام میں روزہ کیوں اہم ہے؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

روزہ اسلام کا ستون اور جسمانی عبادت ہے۔ یہ صبر، برداشت، اطاعت، ہمدردی، خیر خواہی اور امن کی علامت ہے۔ مسلمانوں پر روزے اسی طرح فرض ہیں جیسے پہلی امتوں پر کئے گئے تھے۔ روزہ کا تصور تمام مذاہب میں موجود ہے۔ لیکن اسلام میں روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیوں کہ یہ خدا کا خوف پیدا کرنے اور رضا الٰہی کا ذریعہ ہے۔ عربی میں روزہ کو صیام کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے رک جانا، روزہ انسان کو ہر رائی سے روکتا ہے۔ یہاں تک کہ روزہ کی حالت میں وہ چیزیں بھی استعمال نہیں کی جاسکتیں جو عام حالات میں جائز ہیں۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو غریبوں، مفلسوں، بے سہاروں، یتیموں، محتاجوں کی بھوک، پیاس اور محرومی کا احساس دلانا چاہتا ہے۔ تاکہ لوگوں میں ان کی عزت و احترام، محبت، ہمدردی اور مدد کا جزبہ پیدا ہو۔ انسان خود آگے آکر کمزور بے سہاروں کی خبر گیری اور تعاون کرے۔ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرنے کا ہے۔

عدم مساوات دور کرنا رمضان کا صرف ایک پہلو ہے۔ دوسری بے شمار فضیلتوں نے اس مہینہ کو مبارک بنا دیا۔ روزہ انسان میں روحانیت پیدا کرتا ہے۔ نفس، خواہش، غصہ پر قابو پانے میں مدد کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان کو رب کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ اسی مہینہ میں آسمانی کتاب قرآن حکیم نازل ہوا۔ جو رہتی دنیا تک کے لئے ہدایت ہے۔ رمضان میں انسان کے نظام ہضم کو راحت ملتی ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جسم کی پرانی مردہ خلیات (سیلس) ختم ہو کر نئی بنتی رہتی ہیں۔ یہ عمل جسم کو توانائی بخشتا اور تندرست رکھتا ہے۔ پرانی یا مردہ خلیات جسم سے خارج نہ ہوں تو یہ کینسر کا سبب بنتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چودہ پندرہ گھنٹہ بیس بائیس دن بھوکا رہنے پر جسم ان خلیات کو جلا دیتا ہے۔ جس سے کینسر کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ روزہ ہمارے جسم کو نہ جانے کتنی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

رمضان المبارک کے روزے مسلمانوں پر دو ہجری میں فرض ہوئے۔ اسی سال مسلمانوں کو اپنے دفاع میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت ملی۔ مکہ میں تیرہ سال تک مسلمانوں کو تبلیغ کرنے کا حکم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کر مدینہ آنے سے کفار مکہ بوکھلا گئے۔ وہ مدینہ پر حملہ کرنے کے منصوبے بنانے لگے۔ آپ نے میثاقِ مدینہ کے ذریعہ قبائل کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا۔ مسلمان راتوں کو جاگ کر مدینہ کی حفاظت کرنے لگے۔ آپ نے مدینہ کو کفار مکہ سے محفوظ رکھنے کے لئے شام کا راستہ روکنے اور مدینہ کے آس پاس کے قبائل سے جنگ میں مکہ والوں کا ساتھ نہ دینے کا معاہدہ کیا۔ مکہ سے شام جانے والے تجارتی قافلوں پر نظر رکھنے کے لئے صحابہ کرام کی کئی ٹکڑیوں کو الگ الگ علاقوں میں بھیجا۔ کئی مقامات پر آپ بھی صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے گئے۔ خبر ملی کہ بڑی مقدار میں ہتھیار لے کر مکہ والوں کا قافلہ ابوسفیان کی قیادت میں شام سے آرہا ہے۔ جو بدر سے ہو کر گزرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بدر کوچ کرنے کا حکم دیا۔ ادھر ابوسفیان کو مسلمانوں کے بدر پہنچنے کا علم ہوا تو اس نے مکہ اس کی خبر بھیجی۔ اطلاع ملتے ہی ابوجہل ایک ہزار جنگ جوؤں کے ساتھ بدر کے لئے روانہ ہوگیا۔ خبر کی تصدیق ہونے پر ابوسفیان نے قافلہ کا راستہ بدل لیا۔ قافلہ کے محفوظ ہونے کی خبر مکہ بھیج دی۔ جب یہ خبر ملی تو کئی سرداروں نے واپس ہونے کا مشورہ دیا مگر ابوجہل نے بدر پہنچ کر مسلمانوں کو سبق سکھانے کی بات کہی۔

صحابہ رسولؐ کے حکم کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام سے معلوم کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ مہاجرین میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے دشمنوں سے آپ اور آپ کا خدا مقابلہ کرے۔ ہم مقابلہ کریں گے اور جہاں آپ کا پسینہ گرے گا ہم اپنا خون بہا دیں گے۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر معلوم کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس مرتبہ انصار میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ پر اور آپ کے خدا پر ایمان لائے ہیں۔ ہم مقابلہ کریں گے دشمنوں کو آپ تک پہنچنے کے لئے ہماری لاش سے گزرنا پڑے گا۔ یہ سترہ رمضان المبارک تھا جب بدر کا معرکہ پیش آیا۔ ہزار مسلحہ جنگ جوؤں کے مقابلہ 313 صحابہ تھے۔ جن کے پاس پورے ہتھیار بھی نہیں تھے۔ صرف دو گھوڑے، سات اونٹ، چند تلواریں اور گنتی کے تیر تھے۔ دوسری طرف کسی چیز کی کوئی کمی نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا۔ ستر کفار مارے گئے، ستر گرفتار ہوئے۔ سترہ رمضان کو یوم بدر یوم فرقان کہا جاتا ہے۔ اللہ کی مدد سے چند مسلمانوں کو کثیر تعداد پر فتح حاصل ہوئی۔ رمضان یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ خود پہل نہ کرو لیکن جب پانی سر سے گزر جائے تو اپنی دفاع کے لئے تیار رہو۔ تمہیں کامیاب ہوگے اگر تم مومن ہو۔

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے۔ اسے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس رات کو فرشتے اتارے جاتے ہیں جو عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ فجر تک جاری رہتا ہے۔ روزہ رکھنے سے ہو سکتا ہے جسم کچھ کمزور ہو جائے لیکن اس سے ایمان پختہ اور خدا سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ کی نصرت اور مدد میں یقین پیدا ہوتا ہے۔ دو ہجری میں روزہ فرض ہونے کے ساتھ پہلی عید سعید منائی گئی۔ اسی سال مسلمانوں کا قبلہ (مرکز) خانہ کعبہ کو بنایا گیا۔ اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا۔ اللہ کو بھوک، پیاس نہیں پہنچتی بلکہ وہ تقویٰ پہنچتا ہے جو رمضان کے روزے رکھنے کی وجہ سے مومن میں پیدا ہوتا ہے۔ رب العزت روزہ کے ذریعہ ایمان والوں کی تربیت کرتا ہے کہ مومن ہر حال میں اس کا شکر بجا لائیں۔ چاہے پورے دن بھوکا رہنا پڑے یا پیاسا، چاہے موسم کی سختی سے گزرنا پڑے یا حالات کی نزاکت سے۔ مومن غم نہ کریں اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں ایمان کا دامن تھامے رکھیں، اس مدد آ کر ہی رہتی ہے۔ یہی اس ماہ مبارک کی اہمیت ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ رمضان المبارک کی قدر کرنے، اس میں پوشیدہ حکمتوں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جیسا کہ اس کا حق ہے۔ آمین یارب العالمین

صرف 80 امدادی ٹرک غزہ پہنچ سکے، قابض اسرائیل کا پیدا کردہ تباہ کن انسانی بحران مزید شدت اختیار کر گیا

غزہ:۔قابض اسرائیل کی منظم پالیسیوں اور دانستہ رکاوٹوں کے نتیجے میں غزہ میں جاری نسل کشی اور انسانی بحران کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔سرکاری دفتر برائے اطلاعات نے بتایا ہے کہ صرف 80 امدادی ٹرک ہی غزہ کی پٹی میں داخل ہو سکے، جن کی اکثریت کو سکیورٹی کی بگڑتی صورتحال اور صہیونی سازشوں کے باعث لوٹ لیا گیا۔دفتر نے پیر کے روز اپنے جاری کردہ بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے دانستہ طور پر ایسی فضا پیدا کی جا رہی ہے جسے انجینئرڈ افراتفری اور قحط کی پالیسی کہا جا رہا ہے۔اس پالیسی کا مقصد فلسطینی معاشرے کو اندر سے توڑنا اور ان کے صبر و استقلال کو مٹانا ہے۔سرکاری رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں غزہ کی پٹی کو روزانہ کم از کم 600 امدادی اور ایندھن سے بھرے ٹرکوں کی ضرورت ہے، تا کہ صحت، خوراک اور دیگر بنیادی خدمات کی بقا ممکن بنائی جا سکے۔جبکہ انفراسٹرکچر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور قابض اسرائیل کی جانب سے جاری نسل کشی نے زندگی کو انتہائی کٹھن بنا دیا ہے۔دفتر نے شدید الفاظ میں قابض اسرائیل کی جانب سے جاری قحط افروزی، بارڈر بندش اور انسانی امداد کے داخلے پر پابندی کی مذمت کی۔بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ سب کچھ بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے اور اس جرم میں امریکہ سمیت تمام وہ قوتیں برابر کی شریک ہیں جو قابض اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔بیان میں عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور امدادی اداروں سے اپیل کی گئی کہ وہ فوری طور پر متحرک ہوں، غزہ کی پٹی کے تمام بارڈرز کھلوائیں، غذائی اور طبی امداد، بچوں کا دودھ، اور دیگر ضروری اشیاء کی محفوظ اور وافر فراہمی کو یقینی بنائیں۔ساتھ ہی عالمی اداروں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل کو جنگی جرائم پر جواب دہ بنائیں، جو نہتے فلسطینیوں کے خلاف بھوک، بیماری اور بمباری کو بطور ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔غزہ میں 24 لاکھ سے زائد افراد اس وقت بدترین انسانی المیے سے گزر رہے ہیں، جنہیں دنیا کی آنکھیں بند کر کے نظر انداز کر رہی ہے، جبکہ قابض صہیونی ریاست اپنے مظالم میں ہر روز نئی شدت پیدا کر رہی ہے۔

غزہ کی جنگ صہیونی فوجیوں کی خودکشیوں کا سبب بننے لگی

مقبوضہ بیت المقدس:۔قابض اسرائیلی فوج کے اندر جاری بحرانی کیفیت اور اندرونی خلفشار پر ایک اور پردہ اس وقت اٹھا جب اسرائیلی نشریاتی ادارے نے انکشاف کیا کہ غزہ کی جنگ اور لڑائی کے میدان میں طویل قیام کے باعث صہیونی فوجیوں میں خودکشی کے رجحان میں خطرناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ادارے نے اپنی اتوار کی رپورٹ میں بتایا کہ قابض اسرائیلی فوج کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق رواں سال کے آغاز سے اب تک کم از کم 16 فوجی خودکشی کر چکے ہیں، جن میں سے صرف جولائی کے مہینے میں 4 خودکشیاں ریکارڈ کی گئیں۔قابض اسرائیلی فوج اس رجحان سے شدید خوفزدہ ہے اور اس بات کا اظہار کر چکی ہے کہ گزشتہ دو برسوں کے دوران فوجیوں کی خودکشیوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے، جو پچھلے برسوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔چند روز قبل، اسرائیلی ذرائع ابلاغ نے ایک غیر سرکاری رپورٹ میں دعویٰ کیا کہ سنہ 2025ء کے دوران اب تک کم از کم 18 صہیونی فوجی خودکشی کر چکے ہیں۔اسرائیلی اخبار 'ہآرتس' نے لکھا کہ خودکشی کرنے والے بیشتر فوجی ریزرو فوجی تھے جو اس وقت بھی فعال سروس میں تعینات تھے۔فوجی کیمپوں کے اندر اور باہر خودکشی کے یہ واقعات اس وقت بھی پیش آ رہے ہیں جب قابض اسرائیلی فوج کی ریڈیو نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا کہ غزہ کی جنگ کے باعث صہیونی فوجی شدید تھکن اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو چکے ہیں۔ریڈیو نے فوجی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ اس سنگین صورت حال سے نمٹنے کے لیے فوج کے سربراہ ایال زامیر رخصتوں اور آرام کے لیے ایک خصوصی منصوبے پر غور کر رہے ہیں، تا کہ افسران اور فوجیوں پر سے کچھ بوجھ کم کیا جا سکے۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ قابض اسرائیلی فوج خودکشی کرنے والے فوجیوں کو جنگ کے شہدا تسلیم نہیں کرتی، جو ایک اور اذیت ناک پہلو ہے۔یہ اعداد و شمار اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ قابض اسرائیلی فوج نہ صرف فلسطینیوں کے خلاف ایک وحشیانہ جنگ میں مصروف ہے بلکہ وہ اندر سے بھی شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔یہ جنگ، جو فلسطینی قوم پر ظلم و جبر کے پہاڑ توڑنے کے لیے مسلط کی گئی، اب خود صہیونی فوجیوں کی ذہنی اور جسمانی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔

قبلہ اول پر دھاوے مسجد اقصیٰ کی اسلامی شناخت تبدیل نہیں کر سکتے: حماس

غزہ:۔اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اتوار کی صبح قبلہ اول، مسجد اقصیٰ پر صہیونی آبادکاروں کے بڑے پیمانے پر منظم حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ان بزدلانہ یلغاروں سے مسجد اقصیٰ کی اسلامی شناخت کو ہرگز مٹایا نہیں جا سکتا۔بیان میں کہا گیا ہے کہ آج صبح صہیونی انتہا پسند وزیر ایتمار بن غفیر اور کنیسٹ کے شدت پسند رکن عمیت ہالوی کی قیادت میں صہیونی آبادکاروں کے جتھوں نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کی۔اس جارحیت کو حماس نے ایک کھلی مجرمانہ حرکت قرار دیتے ہوئے اسے فلسطینی عوام، ان کی سرزمین اور مقدسات پر جاری مسلسل صہیونی جارحیت کا تسلسل قرار دیا۔حماس نے بتایا کہ اس اشتعال انگیز کارروائی کے دوران صہیونیوں نے مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں اشتعال انگیز گشت کیا، قابض اسرائیل کے پرچم اور ایسے جھنڈے لہرائے جن پر نام نہاد ہیکل سلیمانی کے خاکے اور عربی زبان میں بیت اللہ العالمی جیسے توہین آمیز الفاظ تحریر تھے۔یہ سب اس وقت ہوا جب قابض اسرائیل نے مسجد اقصیٰ کو نمازیوں سے خالی کروا کر اس پر سخت فوجی محاصرہ مسلط کیا اور پرانے بیت المقدس گورنری میں سکیورٹی کے انتہائی سخت اقدامات نافذ کیے گئے۔حماس نے یہ واضح کیا کہ صہیونیوں کی جانب سے ایسے اقدامات کا بار بار اعادہ، خاص طور پر یہودی مذہبی تہواروں کے موقع پر، نہ تو مسجد اقصیٰ کو یہودیت کا لبادہ اوڑھا سکتا ہے نہ اس کی تاریخی و روحانی حیثیت کو بدل سکتا ہے اور نہ ہی اس کی عرب اسلامی شناخت کو مٹا سکتا ہے۔حماس نے قابض اسرائیل کی انتہا پسند حکومت کو مکمل طور پر ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ غزہ میں جاری قتل عام، مغربی کنارے میں دہشت گردی اور بیت المقدس و مسجد اقصیٰ میں مقدسات کی منظم پامالی، سب اسی حکومت کے ناپاک عزائم کا حصہ ہیں جو نہ صرف خطے بلکہ عالمی امن کو بھی خطرے میں ڈال رہے ہیں۔حماس نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کو لگام دے اور اس کے مسلسل جرائم پر باز پرس کرے۔حماس نے عرب اور اسلامی اقوام کو اپیل کی کہ وہ قبلہ اول کے خلاف جاری ان کھلی صہیونی درندگی کو روکنے کے لیے فوری، مؤثر اور سنجیدہ اقدامات کریں، اور ایسے عملی قدم اٹھائیں جن سے قابض اسرائیل کو مسجد اقصیٰ اور دیگر اسلامی و مسیحی مقدسات کو یہودیانے کی سازش سے باز رکھا جا سکے۔حماس نے فلسطینی عوام، ان کی مزاحمتی قوتوں اور انقلابی نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ قابض اسرائیل کے ان سازشی منصوبوں کے خلاف ڈٹ جائیں اور ثابت کر دیں کہ مزاحمت کا یہ راستہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک تمام مقدسات اور سرزمین فلسطین آزاد نہ ہو جائے اور القدس کو دار الحکومت بنا کر ایک خودمختار فلسطینی ریاست قائم نہ کر دی جائے۔

فلسطینی نسل کشی کی بے رحم مہم جاری، شہدا و زخمیوں کی تعداد 2 لاکھ 10 ہزار سے تجاوز کر گئی

غزہ:۔غزہ کی وزارت صحت نے جاری کردہ بیان میں بتایا ہے کہ قابض اسرائیلی ریاست کی جانب سے جاری بدترین نسل کشی کے نتیجے میں 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک 60,839 فلسطینی شہید اور 149,588 شدید زخمی ہو چکے ہیں۔یہ لرزہ خیز اعداد و شمار وزارت کی روزانہ جاری کی جانے والی رپورٹ میں سامنے آئے، جس میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 117 نئے شہداء اور 866 زخمیوں کے ہسپتالوں تک پہنچنے کی تصدیق کی گئی ہے۔وزارت صحت نے مزید بتایا کہ ان معصوم جانوں میں وہ شہداء بھی شامل ہیں جو قابض اسرائیل کی گولیوں کا نشانہ اس وقت بنے جب وہ نام نہاد امدادی پوائنٹس کے قریب بھوک سے تڑپتے ہوئے ایک نوالے کی تلاش میں تھے۔ان مقامات پر فائرنگ کے نتیجے میں اب تک 1,487 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور 10,578 سے زائد زخمی ہوئے ہیں، جب کہ صرف گزشتہ 24 گھنٹوں میں 65 شہداء اور 511 زخمی ہسپتالوں میں لائے گئے۔رپورٹ کے مطابق 18 مارچ سنہ 2025ء کے بعد سے اب تک 9,350 فلسطینی شہید اور 37,547 زخمی ہو چکے ہیں، جو کہ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری اس وحشیانہ نسل کشی میں مجموعی طور پر 210,427 شہداء اور زخمیوں کی ہولناک تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔وزارت صحت کا کہنا ہے کہ تازہ اعداد و شمار میں ان 290 شہداء کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جن کے کوائف مکمل ہو چکے ہیں اور جنہیں شہداء کی فہرست میں عدالتی کمیٹی کی منظوری کے بعد شامل کیا گیا ہے۔بیان میں مزید انکشاف کیا گیا کہ اب بھی کئی شہداء ملبے تلے دبے ہوئے ہیں یا سڑکوں پر پڑے ہیں، مگر شدید بمباری، تباہ شدہ سڑکوں اور سکیورٹی کے ابتر حالات کی وجہ سے امدادی کارکن اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں ان تک نہیں پہنچ پا رہیں۔یہ تمام شواہد واضح کرتے ہیں کہ قابض اسرائیلی ریاست کی زیر قیادت یہ نسل کشی ایک منظم اور دانستہ مہم ہے، جس کا مقصد محض زمین پر قبضہ نہیں بلکہ فلسطینی قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا ہے۔

یمن میں تارکینِ وطن کی کشتی غرقاب: 76 افراد ہلاک، درجنوں لاپتہ

صنعا:۔یمنی حکام نے پیر کو اے ایف پی کو بتایا کہ یمن کے قریب ایتھوپیائی تارکین وطن کو لے جانے والی ایک کشتی ڈوبنے سے کم از کم 76 افراد ہلاک اور درجنوں لاپتہ ہو گئے ہیں۔خطرناک سمندری راستے پر پیش آنے والا یہ تازہ ترین واقعہ ہے۔انہوں نے بتایا کہ خلیج عدن میں بحری جہاز کے ملبے سے 76 لاشیں نکالی گئی ہیں اور 32 افراد کو بچا لیا گیا ہے۔اقوامِ متحدہ کی مہاجرین ایجنسی نے کہا ہے کہ جہاز میں 157 افراد سوار تھے۔یہ حادثہ جنوبی یمن میں ابیان گورنری کے قریب پیش آیا۔یہ گورنری افریقی تارکین وطن کی سمگلنگ کرنے والی کشتیوں کی اکثریتی منزل ہے جو خلیجی ممالک تک پہنچنے کی امید میں سفر کرتے ہیں۔ایک سکیورٹی اہلکار نے بتایا کہ بچائے گئے افراد میں سے بعض کو یمن کے عدن میں ابیان کے قریبی مقام پر منتقل کر دیا گیا۔اقوامِ متحدہ کے ادارے انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن نے قبل ازیں ہلاک شدگان کی تعداد کم از کم 68 بتائی تھی۔آئی او ایم کے کنٹری چیف آف مشن عبدالستور ایسویف نے اے ایف پی کو بتایا، لاپتہ افراد کے بارے میں ابھی تک معلوم نہیں ہوا ہے۔یہ غریب ملک 2014 سے جاری تباہ کن خانہ جنگی کے باوجود بے قاعدہ ہجرت کے لیے آمد و رفت اور سفر کا ایک اہم مقام بنا ہوا ہے خاص طور پر ایتھوپیا سے جو از خود نسلی تنازعات کا شکار رہے ہے۔آخر کار سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات جیسے خلیجی ممالک تک پہنچنے کی امید میں ہر سال ہزاروں لوگ بحیرۂ احمر کے اس پار جبوتی سے یمن تک نام نہاد مشرقی روٹ کا بہادری سے سفر کرتے ہیں۔آئی او ایم نے گزشتہ سال بحیرۂ احمر کے راستے پر کم از کم 558 اموات ریکارڈ کیں جن میں سے 462 کشتیوں کے حادثات میں ہوئیں۔اقوامِ متحدہ کی مائیگریشن ایجنسی کے مطابق گزشتہ ماہ کم از کم آٹھ افراد اس وقت ہلاک ہوئے جب سمگلروں نے تارکینِ وطن کو بحیرۂ احمر میں ایک کشتی سے اترنے پر مجبور کر دیا تھا۔صوبے کے سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ اور آئی او ایم کے ایک ذریعے کے مطابق ابیان کے قریب ڈوبنے والے جہاز میں زیادہ تر ایتھوپیا کے تارکینِ وطن سوار تھے۔ابیان ڈائریکٹوریٹ نے اتوار کے روز بتایا کہ یمنی سکیورٹی فورسز بڑی تعداد میں لاشیں نکالنے کے لیے آپریشن کر رہی ہیں۔تارکینِ وطن خلیج کی طرف جاتے ہوئے آبنائے باب المندب عبور کرتے ہیں۔یہ بحیرۂ احمر کے دہانے پر ایک تنگ آبی گذرگاہ ہے جو بین الاقوامی تجارت کے ساتھ ساتھ نقلِ مکانی اور انسانی سمگلنگ کا ایک بڑا راستہ ہے۔جزیرہ نما عرب کے غریب ترین ملک جنگ زدہ یمن میں تارکینِ وطن کو اکثر اپنی سلامتی کے حوالے سے دیگر خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔آئی او ایم نے کہا ہے کہ دسیوں ہزار تارکینِ وطن یمن میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنے سفر کے دوران بدسلوکی اور استحصال کا شکار ہوتے ہیں۔حوثی باغیوں کے مطابق اپریل میں یمن میں تارکین وطن کے ایک حراستی مرکز کو نشانہ بنانے والے امریکی حملے میں 60 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

غزہ میں امدادی مراکز کے قریب 54 فلسطینی لاپتا، صہیونی مجرمانہ خاموشی برقرار

غزہ:۔انسانی حقوق کی فلسطینی تنظیم الضمیر نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ میں امریکہ اور قابض اسرائیل کی جانب سے قائم کردہ امدادی مراکز کے قریب 54 فلسطینی شہری لاپتا ہو چکے ہیں جن کے بارے میں کوئی اطلاع دستیاب نہیں۔یہ تمام افراد امداد حاصل کرنے کی نیت سے ان مراکز تک پہنچے تھے، مگر اس کے بعد ان کے بارے میں کوئی اطلاع سامنے نہیں آئی۔تنظیم نے زور دے کر کہا کہ قابض اسرائیلی فوج نے نہ تو ان افراد کی گرفتاری ظاہر کی ہے، نہ ان کی شہادت کا اعلان کیا ہے، نہ ہی ان کی لاشیں واپس کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ایسی مجرمانہ خاموشی عالمی انسانی حقوق کے منہ پر طمانچہ ہے۔الضمیر نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ حالیہ دنوں میں امدادی مراکز کے قریب لاپتا ہونے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ان مراکز پر موجود افراد کو صہیونی درندگی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کی لاشیں بھی وہاں سے ہٹانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔بعض صورتوں میں قابض اسرائیلی بلڈوزر لاشوں کو بھی کچل کر مٹی میں ملا دیتے ہیں۔تنظیم نے بتایا کہ وہ ایسی درجنوں گرفتاریوں کی دستاویزی شواہد رکھتی ہے جن میں معصوم بچوں کو بھی محض امداد لینے کی کوشش کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔الضمیر نے خبردار کیا ہے کہ جب تک امداد کی تقسیم کا کوئی محفوظ اور منصفانہ نظام قائم نہیں ہوتا، امداد کے منتظر مزید فلسطینی صہیونی نشانے پر رہیں گے، اور لاپتا ہونے والوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔غزہ کی وزارت صحت کی رپورٹ کے مطابق، گزشتہ 24 گھنٹوں میں امداد کے منتظر شہریوں پر صہیونی حملوں کے نتیجے میں 65 فلسطینی شہید اور 511 زخمی ہسپتالوں میں لائے گئے۔اس طرح لقمۂ عیش یعنی دو وقت کی روٹی کے حصول کے دوران شہید ہونے والے فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 1,487 ہو چکی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 10,578 سے تجاوز کر گئی ہے۔یہ اعداد و شمار خود گواہ ہیں اس انسانیت سوز نسل کشی کے جو قابض اسرائیل امریکہ کی سرپرستی میں فلسطینی عوام کے خلاف انجام دے رہا ہے۔

مسجد اقصیٰ میں اسرائیلی وزیر کے داخلے سے ناراض حوثی نے اسرائیل پر 3 میزائل داغے

صنعا:۔اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر بین گویر کے مسجد اقصیٰ میں داخلے پر ایک طرف جہاں مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک نے سخت تنقید کی ہے۔دوسری جانب یمن کے حوثی باغیوں نے تل ابیب پر 3 میزائل داغے۔حوثی باغیوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک ناقابل معافی جرم ہے اور اس کی سزا اسرائیل کو ضرور ملے گی۔سیٹلائٹ نیوز چینل ' المیادین' کے مطابق بین گویر کے مسجد اقصیٰ پر جانے کی خبر ملتے ہی حوثی باغیوں نے 3 میزائل داغے۔حوثی باغیوں نے ان میزائلوں کے ساتھ ساتھ کچھ ڈرون سے بھی اسرائیل پر حملے کیے۔اسرائیلی میڈیا کے مطابق میزائل حملہ کی وجہ سے کئی علاقوں میں سائرن کی آوازیں سنی گئی ہیں۔ان میزائلوں سے کتنا نقصان ہوا ہے اس کی تحقیقات جاری ہے۔حوثی ترجمان بریگیڈیئر جنرل یحییٰ ساری کے مطابق ایک میزائل جافا، ایک عسقلان اور ایک فلسطین کے ساحلی علاقوں پر داغا گیا۔ان 3 میزائل حملوں کے علاوہ اسرائیل پر کچھ ڈرون حملے بھی کیے گئے۔حالانکہ اسرائیل نے ڈرون کو ہوا میں ہی مار گرایا۔حوثی ترجمان کا کہنا ہے کہ یمن مسلمانوں کی ذلت پر خاموش نہیں بیٹھے گا۔اسرائیل پر تب تک حملہ کریں گے جب تک اسرائیل کی یہودی حکومت غزہ اور اس کے عوام پر ظلم و ستم جاری رکھے گی۔یمن نے کہا کہ آنے والے دنوں میں اسرائیل پر حملے مزید تیز کیے جائیں گے۔مسجد اقصیٰ میں اپنے وزیر بین گویر کے داخلہ پر اسرائیل بیک فٹ پر ہے۔سعودی عرب اور اردن سمیت کئی مسلم ممالک نے اسرائیل کی سخت مذمت کی ہے۔اسرائیلی وزیر کے اس دورے کو اشتعال انگیز قرار دیا جا رہا ہے۔اس پورے معاملہ پر اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔دوسری جانب وزیر اعظم کے دفتر کا کہنا ہے کہ جمود برقرار رہے گا۔مسجد اقصیٰ میں صرف نماز کی اجازت ہوگی۔قابل ذکر ہے کہ یروشلم میں واقع مسجد اقصیٰ کو اسلام کا تیسرا مقدس ترین مقام سمجھا جاتا ہے۔1967 تک یہ مسجد اردن کے کنٹرول میں تھا، لیکن اسرائیل نے اسے چھین لیا۔اسرائیل کا کہنا ہے کہ یہ یہودیوں کا مقدس مقام ہے اور اسے ماؤنٹ ٹیمپل کا نام دیا گیا ہے۔حالانکہ بعد میں ایک معاہدے کے تحت اردن کو اس کا سرپرست قرار دیا گیا اور مسجد کی حفاظت کی ذمہ داری اسرائیل کو دے دی گئی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انتظامی کنٹرول اب بھی اسرائیل کے پاس ہے۔

سات اکتوبر کے بعد سے 18500 فلسطینی گرفتار، قیدیوں پر تشدد، قتل اور گمشدگیاں جاری

راملہ:۔ایک تازہ ترین اور چشم کشا انسانی حقوق کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ قابض اسرائیل نے غزہ پر مسلط کردہ نسل کش جنگ کے آغاز یعنی 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اب تک مغربی کنارے اور بیت المقدس گورنری میں 18500 سے زائد فلسطینیوں کو گرفتار کیا ہے۔یہ لرزہ خیز رپورٹ فلسطینی قیدیوں کے امور سے متعلق سرکاری ادارے، فلسطینی اسیران کلب اور الضمیر فاؤنڈیشن برائے اسیران و انسانی حقوق کی جانب سے جاری کی گئی، جس میں بتایا گیا ہے کہ گرفتار کی گئی خواتین کی تعداد 570 تک جا پہنچی ہے، تاہم ان اعداد و شمار ان درجنوں خواتین شامل نہیں جو غزہ سے گرفتار کی گئی ہیں۔رپورٹ کے مطابق مغربی کنارے میں بچوں کی گرفتاری کے کم از کم 1500 کیسز ریکارڈ پر آئے ہیں، جب کہ صحافیوں کے خلاف قابض اسرائیلی درندوں کی کارروائیوں کا دائرہ بھی وسعت اختیار کر چکا ہے۔نسل کش جنگ کے آغاز سے اب تک 194 سے زائد صحافیوں کو گرفتار کیا گیا جن میں سے 49 اب بھی قابض کی جیلوں میں قید ہیں۔ان اداروں نے واضح کیا ہے کہ ان گرفتاریوں کے دوران قابض اسرائیلی فوج نہ صرف غیر انسانی سلوک، بہیمانہ تشدد اور مار پیٹ کی مرتکب ہوئی، بلکہ قیدیوں اور ان کے اہل خانہ کو سنگین نوعیت کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ہزاروں گھروں میں گھس کر سامان تباہ کیا گیا، گاڑیاں، نقدی اور خواتین کے زیورات تک لوٹ لیے گئے۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج کی تباہ کاریوں نے بنیادی ڈھانچے کو بھی بری طرح متاثر کیا، خاص طور پر جنین اور طولکرم کے پناہ گزین کیمپوں میں، جہاں گھروں کو مسمار کیا گیا، قیدیوں کے اہل خانہ کو یرغمال بنایا گیا اور گرفتار شدگان کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا۔یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ ان 18500 گرفتاریوں میں وہ افراد بھی شامل ہیں جنہیں گھروں سے، سکیورٹی چوکیوں پر یا جبر کے تحت خودسپردگی پر مجبور کیا گیا۔اس کے ساتھ ساتھ درجنوں افراد کو گرفتاری کے بعد موقع پر ہی گولی مار کر شہید کر دیا گیا جن میں قیدیوں کے رشتہ دار بھی شامل تھے۔قیدیوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والے اداروں نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں 7 اکتوبر کے بعد اب تک 75 فلسطینی قیدی شہید ہو چکے ہیں جن میں 46 غزہ سے تعلق رکھنے والے تھے۔اس کے علاوہ درجنوں ایسے قیدی بھی شہید ہوئے جن کی شناخت اور شہادت کے حالات کو قابض اسرائیل نے جان بوجھ کر خفیہ رکھا ہوا ہے۔ان لاپتا شہدا کی لاشیں بھی قابض ریاست نے واپس نہیں کیں۔قابض اسرائیل نے اب تک اعلان کردہ شہدا میں سے 72 کی میتیں بھی قبضے میں رکھ رکھی ہیں، جب کہ مجموعی طور پر 83 شہدا کی میتیں تاحال غاصب ریاست کے قبضے میں ہیں۔رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ تمام اعداد و شماران ہزاروں فلسطینیوں کو شامل نہیں کرتے جو غزہ سے گرفتار کیے گئے اور جنہیں جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا۔اگرچہ قابض اسرائیل نے ہزاروں شہریوں کی گرفتاری کا اعتراف کیا ہے، مگر ان میں سے محض چند سو کو رہا کیا گیا ہے۔اس رپورٹ کے مطابق، غزہ سے تعلق رکھنے والے ہزاروں محنت کشوں کو بھی گرفتار کیا گیا جو سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں میں روزگار کے لیے قانونی اجازت نامے کے تحت موجود تھے۔ان کے ساتھ ساتھ ان محنت کشوں اور عام شہریوں کو بھی حراست میں لیا گیا جو مغربی کنارے میں کام یا علاج کی غرض سے موجود تھے۔یہ رپورٹ اس صہیونی درندگی کی ایک جھلک ہے جو صرف قید و بند تک محدود نہیں بلکہ جسم، روح، شناخت، زمین اور مقدسات کو مٹانے کی ایک کھلی مہم کا حصہ ہے۔

فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا جائے: ڈیموکریٹک قانون ساز

نیویارک:۔امریکی نیوز ویب سائٹ ایکسیوس نے پیر کے روز اطلاع دی ہے کہ امریکی ایوان نمائندگان میں ڈیموکریٹک پارٹی کے دس سے زیادہ ارکان نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ سے فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے کے لیے ایک خط پر دستخط کیے ہیں۔ویب سائٹ نے مزید کہا کہ کم از کم ایک نمائندہ فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت میں قرارداد پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔غزہ میں سات اکتوبر 2023 سے جاری جنگ کے پس منظر میں ریاست فلسطین کو تسلیم کرنے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔بدھ کو فرانس، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور پرتگال سمیت 15 مغربی ممالک نے فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے اور غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کی اجتماعی اپیل جاری کی۔یہ اپیل فرانسیسی وزارت خارجہ نے اپنی ویب سائٹ پر شائع کی ہے۔یہ پیش رفت پیر اور منگل کو نیویارک میں منعقد ہونے والی "دو ریاستی حل کانفرنس" کے بعد ہوئی ہے۔اس کانفرنس کی مشترکہ صدارت سعودی عرب اور فرانس نے کی تھی۔کانفرنس میں دو ریاستی حل کو عملی جامہ پہنانے اور فلسطینی ریاست کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کرنے کی حمایت کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا تاہم امریکہ اس کانفرنس سے غیر حاضر رہا تھا۔منگل کو برطانوی وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ ان کا ملک اس صورت میں اگلے ستمبر میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لے گا اگر اسرائیل نے غزہ کی پٹی میں خوفناک صورتحال کو ختم کرنے کے لیے بنیادی اقدامات نہیں کیے۔فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے 24 جولائی کو اعلان کیا تھا کہ ان کا ملک آئندہ ستمبر میں نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے دوران فلسطین کی ریاست کو تسلیم کر لے گا۔

معصوم روزہ دار

اعلان

ہر سال کی طرح امسال بھی روزنامہ آج کا انقلاب میں معصوم روزہ داروں کی تصاویر شائع کی جاتی ہیں جس کیلئے فی تصویر معصوم روزہ دار100 کا ہدیہ ادا کرنا ہوگا۔ بچوں کی تصاویر کے ساتھ ساتھ مکمل نام اور پتہ بھیجیں۔رقم اس نمبر پر ادا کریں

9243317143۔

صفیان سید(6 سال)
بن سبیل سید شیموگہ

AAJ KA INQALAB
روزنامہ آج کا انقلاب
Monthly Subscription Fee
100/-
Per Month
روزنامہ آج کا انقلاب کا ماہانہ چندہ 100 روپئے مقرر کیا گیا ہے، جسے ہر ماہ کی 5 تاریخ سے قبل ادا کریں اور لازمی طور پر رسید حاصل کریں
7022341149

گاندھی پارک میں وائلڈ لائف انٹرپریٹیشن سنٹر اور سائنس پارک کا افتتاح

شیموگہ: شہر کے گاندھی پارک میں طلبہ کو ماحولیات اور سائنس کے بارے میں عملی معلومات فراہم کرنے کے مقصد سے قائم کیے گئے وائلڈ لائف انٹرپریٹیشن سنٹر اور سائنس پارک کا افتتاح آج

رکن اسمبلی ایس۔این۔ چنّابسپا نے کیا۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ گاندھی پارک صرف تفریح کا مقام بن کر نہ رہے بلکہ اسے علم اور آگہی کا مرکز بنایا جانا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ طلبہ کو کتابوں میں پڑھی ہوئی معلومات کو یہاں عملی طور پر دیکھنے اور سمجھنے کا بہترین موقع ملے گا۔یہاں قائم مراکز کے ذریعے ماحولیاتی توازن اور جنگلی حیات کے تحفظ کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔انہوں نے عوام اور طلبہ سے اپیل کی کہ وہ ان سہولتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔اس موقع پر میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر تشار، ایگزیکٹو انجینئر پریا، اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر لکشمی اور جیوتی سمیت کارپوریشن کے افسران اور مقامی عوامی نمائندے موجود تھے۔

کانگریس حکومت غیر فعال اور بدعنوانی کا گڑھ: رکن اسمبلی چنّابسپا کا الزام

شیموگہ: رکن اسمبلی ایس۔این۔ چنّابسپا نے کہا ہے کہ بنگلورو میں گزشتہ روز منعقدہ بی جے پی کی ریاستی عاملہ میٹنگ کامیاب رہی، جس میں سال 2028 میں ریاست میں بی جے پی کی حکومت قائم کرنے کے لیے ضروری حکمت عملی پر تفصیلی غور کیا گیا۔انہوں نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کی موجودہ کانگریس حکومت غیر فعال اور ترقی سے عاری ہے، جس کے خلاف تنظیمی سطح پر جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس حکومت نہ صرف غیر فعال ہے بلکہ بدعنوانی میں بھی ملوث ہے۔محکمہ آبکاری میں کرپشن، خواتین کو دی جانے والی مالی امداد میں دھوکہ دہی، ٹھیکوں میں 60 فیصد کمیشن اور کسانوں کے مسائل سے مکمل لاپرواہی جیسے معاملات سامنے آرہے ہیں، جس کی وجہ سے کئی کسانوں کے گھر سوگوار ہو چکے ہیں۔ان مسائل کے خلاف بی جے پی تحریک چلائے گی۔انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے میں بھی ناکام رہی ہے اور ایک ہزار دن گزرنے کے باوجود کوئی نمایاں ترقی نظر نہیں آ رہی۔ مقامی اداروں کو فنڈ جاری ہونے کے باوجود ٹینڈر طلب نہ کیے جانے کی وجہ سے رقوم استعمال نہیں ہو پا رہی

ہیں، جس کے خلاف بھی پارٹی احتجاج کرے گی۔ چنّابسپا نے بنگلورو کی صفائی کے مسئلے پر بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ شہر کچرے کا ڈھیر بن چکا ہے اور صفائی کا مطالبہ کرنے والے بی جے پی اراکین کے گھروں کے سامنے ہی کچرا ڈالنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیو کمار اس مسئلے پر سنجیدگی کے بجائے تکبر کے ساتھ جواب دے رہے ہیں اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی متاثر ہو رہی ہے۔انہوں نے مزید الزام لگایا کہ ایس سی اور ایس ٹی طبقات کے لیے مختص 42 ہزار کروڑ روپے کی رقم کو روک کر دیگر منصوبوں میں استعمال کیا جا رہا ہے، جو ان طبقات کے ساتھ ناانصافی ہے، اور اس مقصد کے لیے قانون میں تبدیلی کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں عوام کو مختلف سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔ وندے ماترم گیت کے 150 سال مکمل ہونے کے موقع پر اسے لازمی بنانے کے معاملے پر بھی انہوں نے کانگریس کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ اس مسئلے کو سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ حلقوں کی مخالفت سے ان کی ذہنیت واضح ہوتی ہے اور اس بارے میں عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس میں ضلع بی جے پی صدر این۔ کے۔ جگدیش، شہر صدر موہن ریڈی، سوڈا کے سابق صدر این جے ناگراج، میڈیا انچارج چندر شیکھر ایس اور معاون میڈیا انچارج منجوناتھ بھی موجود تھے۔

بین الاقوامی کراٹے چیمپئن شپ میں ضلع کے کھلاڑی کامیاب،4 طلائی اور4 نقرئی تمغے حاصل

شیموگہ: بینکاک کے رتن بندت یونیورسٹی کے انڈور اسٹیڈیم میں 15 فروری کو منعقدہ بین الاقوامی کراٹے چیمپئن شپ میں شیموگہ اور اتر کنڑا اضلاع کے کراٹے کھلاڑیوں نے ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے چار طلائی اور چار نقرئی تمغے جیت کر ضلع اور ریاست کا نام روشن کیا ہے۔ یہ

بات کرناٹک شوتوکائی کراٹے ڈو ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری چندرکانت جی بھٹ نے پریس کانفرنس میں بتائی۔انہوں نے کہا کہ کاتا اور کمیٹے مقابلوں میں سب جونیئر (14 سال سے کم عمر) کے لڑکوں اور لڑکیوں کے انفرادی زمروں میں کھلاڑیوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔اس بین الاقوامی مقابلے میں تقریباً 17 ممالک کے کھلاڑیوں نے مختلف زمروں میں حصہ لیا تھا۔لڑکوں کے زمرے میں اتر کنڑا ضلع کے سِدّاپور تعلقہ کے شری رمانند انگلش میڈیم اسکول کے طالب علم سی۔ گوریش نے 21 تا25 کلوگرام وزن کے سب جونیئر زمرے میں کاتا اور کمیٹے دونوں میں دو طلائی تمغے حاصل کیے۔اسی طرح تیرتھلی کے سینٹ میریس انگلش اسکول کے کلیون فیبیلیو مارٹس نے 26 تا30 کلوگرام زمرے میں ایک طلائی اور ایک نقرئی تمغہ جیتا۔ تیرتھلی کے سیوا بھارتی تعلیمی ادارے کے راہل بھاردواج نے 46 تا50 کلوگرام زمرے میں کاتا اور کمیٹے میں دو نقرئی تمغے حاصل کیے۔لڑکیوں کے زمرے میں تیرتھلی کی واگدیوی تعلیمی ادارہ کی سانوی جوائس نے 46 تا50 کلوگرام زمرے میں ایک طلائی اور ایک نقرئی تمغہ اپنے نام کیا۔انہوں نے کہا کہ ان کھلاڑیوں نے تمغے جیت کر ملک، ریاست، ضلع اور کراٹے تنظیم کو فخر محسوس کرایا ہے اور ادارہ ان تمام کھلاڑیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پریس کانفرنس میں تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں کے ساتھ مہابلا جوائس، چندر ہاس اور کلیون مارٹس بھی موجود تھے۔

گدگ: لکنڈی خزانہ دھوکہ دہی کیس میں مولوی گرفتار

گدگ:۔کرناٹک کے ضلع گدگ کے تاریخی گاؤں لکنڈی میں سونے کے خزانے کی افواہوں کے درمیان ایک بڑے دھوکہ دہی کے معاملے کا انکشاف ہوا ہے۔ پولیس نے کسانوں کو خزانہ دلانے کا جھانسہ دے کر رقم ہتھیانے کے الزام میں ایک مولوی کو گرفتار کرلیا ہے، جو اتراکھنڈ

ریاست کے کاشی پور کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔لکنڈی گاؤں اپنی تاریخی اہمیت کے لیے مشہور ہے، جہاں 101 قدیم مندروں اور 101 کنوؤں کی موجودگی کا ذکر ملتا ہے۔حالیہ دنوں میں یہاں خزانہ ملنے کی افواہیں گردش کر رہی تھیں، جس کے بعد بعض افراد نے مختلف مقامات پر کھدائی بھی کی۔اسی صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملزم مولوی نے چند کسانوں کو یقین دلایا کہ وہ ان کی زمین میں موجود خزانہ تلاش کروا سکتا ہے۔ پولیس کے مطابق گاؤں کے دو افراد، چنّابسپا اور دوڈابسپا کی زمین میں خزانہ ہونے کی خبر پھیلائی گئی تھی۔جب اس سلسلے میں تحقیقات کی گئیں تو خزانہ تلاش کرنے کے نام پر چلنے والے ایک منظم دھوکہ دہی کے جال کا پردہ فاش ہوا۔ پوچھ گچھ کے دوران انکشاف ہوا کہ ملزم نے مذہبی اثر و رسوخ اور توہم پرستی کا سہارا لے کر کسانوں کو بڑی رقم دینے پر آمادہ کیا۔ پولیس نے ملزم کو حراست میں لے کر مزید تفتیش شروع کر دی ہے اور اس بات کی جانچ کی جا رہی ہے کہ آیا اس گروہ میں دیگر افراد بھی شامل ہیں یا نہیں۔حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ خزانے یا غیر قانونی کھدائی سے متعلق افواہوں پر یقین نہ کریں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی فوری اطلاع پولیس کو دیں۔واضح رہے کہ تاریخی مقامات پر غیر قانونی کھدائی قانوناً جرم ہے اور اس میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے۔

23 فروری کو جے ڈی ایس کے نئے ضلعی صدر عہدہ سنبھالیں گے

شیموگہ: جنتا دل (سیکولر) کے نومقرر ضلع صدر کے این رام کرشنا 23 فروری کی صبح 10:30 بجے پارٹی کے ضلعی دفتر میں منعقد ہونے والی ایک سادہ تقریب میں اپنے عہدے کا چارج سنبھالیں گے۔ یہ بات موجودہ ضلع صدر کڈیدال گوپال نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔انہوں نے کہا کہ حال ہی میں بنگلورو میں منعقدہ پارٹی کی ریاستی کمیٹی کی میٹنگ میں 15 اضلاع کے صدور کو تبدیل کیا گیا۔انہوں نے پارٹی قیادت کو پہلے ہی مطلع کیا تھا کہ عمر کی وجہ سے وہ صرف ایک سال تک ہی صدر کے طور پر خدمات انجام دے سکیں گے۔انہوں نے گزشتہ تین سال تک ضلع صدر کے طور پر کام کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کے۔این۔ رام کرشنا گزشتہ 42 برسوں سے پارٹی میں سرگرمی کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور ان کی قیادت میں پارٹی کی مختلف سرگرمیاں انجام دی گئی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ رام کرشنا ایک تجربہ کار سیاست دان ہیں اور ان کے تعاون سے گزشتہ تین برسوں کے دوران پارٹی کو منظم کیا گیا۔ان کے دور میں جے ڈی ایس اور بی جے پی اتحاد کے ساتھ لوک سبھا انتخابات منعقد ہوئے، جس میں بی جے پی امیدوار بی۔وائی۔ راگھویندر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔آنے والے بلدیاتی انتخابات کے لیے تیاری جاری ہے اور بوتھ سطح پر پارٹی کو مضبوط کیا گیا ہے۔ نئے ضلع صدر کے این رام کرشنا نے کہا کہ وہ گزشتہ 42 برسوں سے جنتا دل اور جنتا دل (سیکولر) میں سرگرم ہیں۔انہوں نے 16 سال تک شیموگہ تعلقہ صدر اور 8 سال تک ضلع یونٹ میں مختلف

عہدوں پر خدمات انجام دی ہیں۔ان کی خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے پارٹی کے سرکردہ قائدین ایچ۔ڈی۔ دیوے گوڑا اور ایچ۔ڈی۔ کمارا سوامی نے انہیں ضلع صدر مقرر کیا ہے، جس پر انہوں نے قیادت کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ پارٹی ہائی کمان کے احکامات کے مطابق وہ ضلع کا دورہ کر کے تعلقہ اور بوتھ سطح کے کارکنوں سے ملاقات کریں گے اور پارٹی کو مزید مضبوط بنائیں گے۔ بعد ازاں ایک بڑے عوامی پروگرام میں باضابطہ طور پر عہدہ سنبھالا جائے گا۔انہوں نے بتایا کہ وہ گزشتہ 33 برسوں سے کوآپریٹو شعبہ سے بھی وابستہ ہیں اور پچھلے 20 سال سے ملناڈ کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹی کے صدر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، جس پر انہیں کئی اعزازات بھی مل چکے ہیں۔23 فروری کو ہونے والی تقریب میں رکن اسمبلی شاردا پوریا نائک، سابق رکن اسمبلی اور پارٹی کے ریاستی نائب صدر کے۔ بی پرسنا کمار، شاردہ اپاجی گوڈا سمیت دیگر قائدین شریک ہوں گے۔ اس کے بعد پارٹی کے تمام یونٹ صدور اور عہدیداران کی میٹنگ منعقد ہوگی جس میں آنے والے بلدیاتی انتخابات اور تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ ضلع میں پارٹی دن بہ دن مضبوط ہو رہی ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ جے ڈی ایس کی سلور جوبلی تقریب حال ہی میں بنگلورو میں منعقد ہوئی تھی اور 27 فروری کو وجئے پور میں ہونے والی سلور جوبلی تقریب میں ضلع کے قائدین اور کارکنان بھی شرکت کریں گے۔ پارٹی کے سینئر رہنما ایس۔ مکند نے کہا کہ گزشتہ لوک سبھا انتخابات جے ڈی ایس اور بی جے پی اتحاد کے ساتھ لڑنے کی وجہ سے پارٹی کو مزید مضبوطی حاصل ہوئی ہے اور انہیں امید ہے کہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں اتحاد کی حکومت اقتدار میں آئے گی۔ پریس کانفرنس میں پارٹی کے رہنما راکیش ڈیسوزا، دادا پیر، عبدالواحد، تیاگ راج، ایم۔ اوماشنکر اپادھیا، ایچ ایم سنگیا، پریم کمار، نرسمہا گندھد منے، ناگیش، نکھیل سمیت دیگر افراد موجود تھے۔

بھدراوتی میں شر پسند عناصر کی جانب سے تین موٹر سائیکلیں نذرِ آتش

بھدراوتی: ضلع شیموگہ کے شہر بھدراوتی کے علاقے نہرو نگر میں نامعلوم شر پسند عناصر نے دیر رات گھر کے باہر کھڑی تین موٹر سائیکلوں کو آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں تقریباً ایک لاکھ پچاسی ہزار روپے مالیت کی گاڑیاں مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو گئیں۔تفصیلات کے مطابق نہرو نگر کے رہائشی عادل نامی شخص 16 فروری کی رات اپنا کام ختم کر کے گھر واپس آئے تھے۔ انہوں نے اپنی اور اپنے

بھائی کی بائیکس، جن میں ڈسکور، بجاج پلسر اور بجاج پلاٹینا شامل ہیں، گھر کے کمپاؤنڈ کے اندر کھڑی کر دیں اور سو گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ 17 فروری کی علی الصبح تقریباً دو بجے کے قریب زوردار دھماکے کی آواز سن کر گھر والے باہر نکلے تو دیکھا کہ تینوں موٹر سائیکلیں آگ کی لپیٹ میں تھیں۔اہل خانہ اور پڑوسیوں نے فوری طور پر پانی ڈال کر آگ بجھانے کی کوشش کی، تاہم اس وقت تک تینوں گاڑیاں مکمل طور پر جل چکی تھیں۔واقعے کے بعد مقامی ہلّے نگر پولیس تھانے میں شکایت درج کر لی گئی ہے اور پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ شر پسندوں کی تلاش جاری ہے اور جلد ہی ملزمان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

امتحانی ہال میں نقل پر تنازع، طالب علم کا اسسٹنٹ پروفیسر پر حملہ، سی سی ٹی وی ویڈیو وائرل

گلبرگہ: ایک تعلیمی ادارے میں امتحان کے دوران پیش آنے والے افسوسناک واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ یہ واقعہ امتحانی ہال میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں ریکارڈ ہوا، جس کے بعد اس پر مختلف حلقوں میں بحث جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق حال ہی میں ڈگری کے آخری سال کے مضمون 'ہومیو پیتھک میٹیریا میڈیکا' کی اندرونی امتحان جاری تھا۔ اسی دوران ایک طالب علم شہباز مبینہ طور پر موبائل فون استعمال کر کے نقل کر رہا تھا۔ اسسٹنٹ پروفیسر شیوراج کمار نے جب اس پر اعتراض کیا تو انہوں نے طالب علم سے جواب نامہ واپس لے لیا اور اسے امتحانی ہال سے باہر جانے کی ہدایت دی۔ بتایا جاتا ہے کہ اس کارروائی پر طالب علم مشتعل ہو گیا اور اس نے اسسٹنٹ پروفیسر پر حملہ کر دیا۔ حملے کے دوران دیگر طلبہ نے فوری مداخلت کر کے صورتحال کو قابو میں کیا۔ بعد ازاں مبینہ طالب علم امتحانی کمرے سے باہر چلا گیا۔ یہ تمام مناظر سی ٹی وی کیمرے میں محفوظ ہو گئے، جو اب سوشل میڈیا پر گردش کر رہے ہیں۔ کالج انتظامیہ کا کہنا ہے کہ واقعے کی تحقیقات کے لیے ایک اندرونی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ کمیٹی کی رپورٹ کالج سوسائٹی اور یونیورسٹی کو پیش کر دی گئی ہے۔ تاہم حکام نے اس سے زیادہ تفصیلات فراہم کرنے سے گریز کیا۔ اطلاعات کے مطابق تا حال اس واقعے کے سلسلے میں کوئی باضابطہ مقدمہ درج نہیں کیا گیا ہے۔

داونگیرے جنوب اسمبلی حلقہ کے ضمنی انتخاب کا جلد اعلان ہونے کا امکان: ضلع انتظامیہ نے مکمل تیار: گنگادھر سوامی

داونگیرے (الطاف رضوی):۔ ضلع انتظامیہ دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع ڈپٹی کمشنر جی یم گنگادھر سوامی نے کہا کہ اس دفعہ ووٹرز کی کل تعداد 2 لاکھ 32 ہزار 564 ہو گئی ہے جس میں مردوں کے مقابلے خواتین ووٹرز کی تعداد قدرے زیادہ ہے۔ ایکم جنوری 2026 کو اہلیت کی تاریخ کے طور پر ایک خصوصی مختصر نظر ثانی کی گئی ہے۔ضمنی الیکشن کو شفاف طریقے سے کرانے کے لیے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ووٹرز کی سہولت کے لیے پولنگ بوتھس کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ موجودہ پولنگ بوتھ کے علاوہ 67 نئے پولنگ بوتھ بنائے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ پولنگ بوتھ کی کل تعداد 284 ہو گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ آبادی اور تکنیکی وجوہات کی بناء پر 24 پولنگ بوتھوں کو قریبی اور آسان مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے ان افواہوں کو واضح کیا کہ ووٹر لسٹوں سے نام خارج کیے جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ ووٹر لسٹوں کو با اختیار بنانے کے لیے میپنگ سازی

کا عمل جاری ہے۔ اور 2002 کے ناموں کی فہرست سے ملایا جا رہا ہے۔ 40 سال سے کم عمر کے ووٹروں کو ان کے والد کے نام سے جوڑنے کے لیے پروجنی میپنگ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ فہرست کو درست کرنے کا عمل ہے اور ناموں کو چھوڑنے کا نہیں ہے۔ اگر آپ کا نام ووٹر لسٹ سے غائب ہے یا کوئی تصحیح ہے تو آپ ووٹر ہیلپ لائن ایپ کے ذریعے فوری طور پر درخواست دے سکتے ہیں۔ شادی شدہ خواتین اپنے حلقے کی تفصیلات بتا کر اپنے نام کا میپنگ کرا سکتی ہیں۔ فوت شدہ ووٹروں کے ناموں کو خارج کرنا اسپتال اور میونسپل ریکارڈ کی بنیاد پر مرنے والوں کے نام فہرست سے نکالے جا رہے ہیں۔ ڈپلیکیٹ ووٹروں کی ڈیموگرافک مماثلت کے اندراج کا پتہ لگانا، داونگیرے ضلع میں 57,820 سے زیادہ ووٹروں کے ڈپلیکیٹ نام پائے گئے ہیں، اور ان کی تصدیق کے لیے متعلقہ ووٹرز کے پتے پر نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان ووٹروں کی فہرست تیار کی گئی ہے جو حلقہ کے اندر دیگر پولنگ اسٹیشنوں، ضلع کے دیگر حلقوں، ریاست کے دیگر حلقوں اور بیرونی ریاستوں میں ووٹر ہیں۔ پریس کانفرنس میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر شیو کمار شیلاونت، ضلع ایس شیکھر تھکین اور موجود تھے۔

دیہی علاقوں میں مسابقتی امتحانات کے تعلق سے بیداری لانے کی ضرورت ہے: ونئے کمار

داونگیرے (الطاف رضوی):۔ دیہی علاقوں کے طلباء کو یو پی ایس سی سمیت مسابقتی امتحانات کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ اس بارے میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ ممتاز تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے اور ڈی سی اور سی ای او کے طور پر خدمات انجام دینے والوں اور گاؤں کے بچے جب اس طرح کے عہدوں پر جاتے ہیں تو ان کے ردعمل میں بہت فرق پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا آئی اے ایس، آئی پی ایس اور کے اے ایس سمیت مسابقتی امتحانات کا انتخاب کریں اور کامیابی حاصل کریں، انسائٹس انسٹی ٹیوٹ کے بانی ڈائریکٹر جی بی ونے کمار نے مشورہ دیا۔ وہ چنگری شیولنگیشورسوامی گورنمنٹ فرسٹ گریڈ کالج انٹرنل کوالٹی اشورینس اینڈ ایمپلائمنٹ ایشورنس کلب کے زیر اہتمام مسابقتی امتحانات کے بارے میں آگاہی اور معاونت سے متعلق ورکشاپ میں

مسابقتی امتحانات کی تیاری کیسے کریں، کے موضوع پر بات کی۔ شہری علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور والدین کے پاس مسابقتی امتحانات کے بارے میں معلومات، علم اور آگہی ہے۔ دیہی علاقوں کے بچوں کو اس بارے میں معلومات نہ ہونے کے ساتھ ساتھ مالی مسائل کا سامنا ہے۔ اگر وہ حوصلہ شکن ہوئے بغیر آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا کریں تو وہ اعلیٰ کامیابیاں حاصل کریں گے اور پورے شہر، ضلع، ریاستی اور قومی سطح پر پہچانے جائیں گے۔ اس تناظر میں، انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکولوں کے طلباء شہری طلباء پر سبقت حاصل کرنے کی طرح کامیابیوں پر زیادہ توجہ مرکوز کریں جو طلباء ہمت نہیں ہارتے انہیں راستے خود بہ خود منزل کی لے جاتے ہیں غریبوں کے بچے انتظامی میدان میں آئیں۔ آپ استحصال، غربت سے واقف ہیں۔ بھوک سے واقف ہیں، گاؤں کے ماحول سے۔ آپ نے اپنے اردگرد بھی ناانصافی دیکھی ہے۔ ملک کے بہترین کالجوں میں تعلیم حاصل کر کے ڈی سی اور سی ای او بننے والوں کو غریبوں اور استحصال زدہ لوگوں کی مشکلات کا اندازہ نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس کا تجربہ نہیں کیا۔ بزرگوں کے بچے اعلیٰ حکام کے طور پر عوام کو جس طرح سے جواب دیتے ہیں اور آپ کے جواب دینے کے انداز میں بہت فرق ہے۔ حکومت پر الزام لگانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ کو آگے آنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مقصد کے حصول کے اس خواب کو پورا کرنے کے لیے کوشش کی ضرورت ہے۔ علم حاصل کریں۔ بڑی ہمت کے ساتھ آگے بڑھو۔ میں اور میری تنظیم Insights آپ کی مدد کے لیے موجود ہیں۔ ہماری تنظیم نے مشن 100 کا منصوبہ بنایا ہے۔ یعنی ایک سال میں سولوگ آئی اے ایس ٹاپر بن جائیں۔ ہم نے انہیں اس حوالے سے لیس کرنے کا خواب دیکھا ہے۔ بڑے کالجوں میں پڑھنے والے آتے ہیں، اور چند طالب علم جو سرکاری کالجوں میں پڑھ چکے ہیں، ٹریننگ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہچکچاہٹ نہ کریں کیونکہ بہت سے طریقوں سے مسائل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ آگے بڑھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ آپ کام مکمل کر لیں گے تو کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ روزگار کے شعبے میں غیر یقینی صورتحال ہے۔ زراعت، مکینیکل وغیرہ سمیت کئی شعبوں میں ملازمتیں کم ہو رہی ہیں۔ ہر کوئی سرکاری نوکری حاصل کرنے اور آرام سے زندگی گزارنے کا خواب دیکھتا ہے۔ اس سے زیادہ مواقع ہیں۔ انہوں نے طلباء سے اپیل کی کہ آپ اس سے آگے سوچیں کالج کے پرنسپل ڈاکٹر بی جی امرتیشور نے تقریب کی صدارت کی۔ صنعت کوشا کوآرڈینیٹر ڈاکٹر منجولا، آر یو ایس اے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر ناگراجو اور دیگر موجود تھے۔